ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

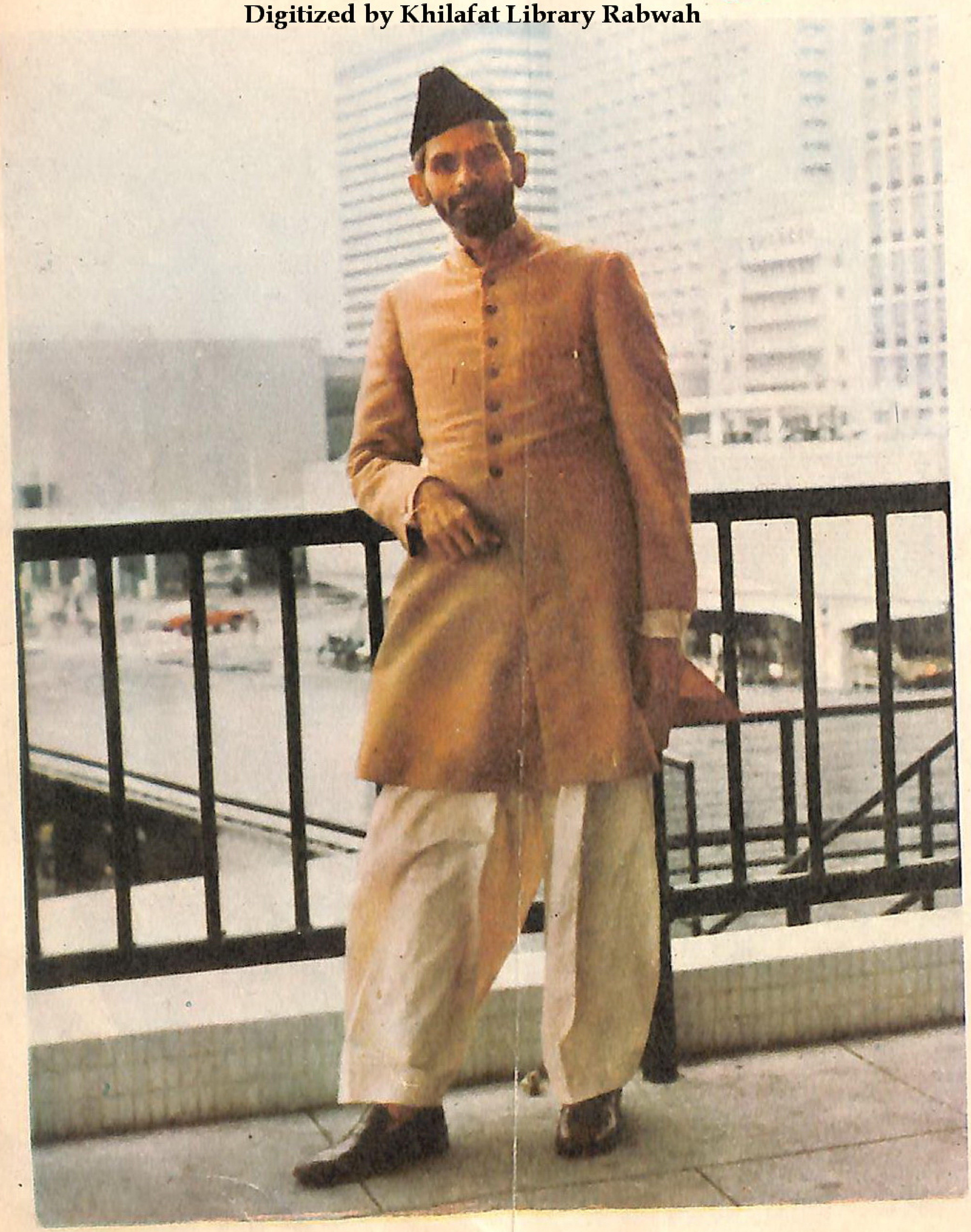

محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم

سابق نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ — سابق پبلشر و مدیر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

اخاء ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

اخاء ۱۳۵۸ ہش

اکتوبر ۱۹۷۹ء

جلد ۲۷ ـــــ شمارہ ۵

ایڈیٹر

نصیر احمد قمر

نائبین

عبد السمیع خاں - منیر احمد جاوید

پبلشر:- مبارک احمد خالد پرنٹر:- سید عبد الحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس - ربوہ

مقام اشاعت:- دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ

فہرست

قال اللہ تعالیٰ ، قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ـــ صـ۲
مجھے بھی کچھ کہنا ہے (مدیر) ـــ صـ۳
مرحوم بھائی جان کی یادیں (مدیر) ـــ صـ۶
ہمارے محسن - ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ ـــ صـ۹
حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی اطاعت امام مہدی علیہ السلام ـــ صـ۱۳
حضرت حکیم مولانا نور الدین رضؓ در خدمت خلق ـــ صـ۱۷
انوکھا ہتھیار (کہانی) ـــ صـ۲۱
ننھے ادیب ـــ صـ۲۳
دماغ لڑاؤ ـــ صـ۲۷
شگفتہ شگفتہ ـــ صـ۲۹
خبرنامہ تشحیذ ـــ صـ۳۲
ناصرات کے صفحات ـــ صـ۳۵
لطیفے ـــ صـ۳۹
بے وقوف آدمی ـــ صـ۴۱
آپریشن ـــ صـ۴۴
مچھرستان ـــ صـ۴۶
آپ کا خط ملا ـــ صـ۴۷
ننھا منگو مچھ ـــ صـ۴۹
دل کا پیغام ـــ صـ۵۱
نگلیور کی مہمات ـــ صـ۵۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ ۝ (المومن: ۲۹)

ترجمہ:- اللہ حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔

وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ ۝ (البقرہ: ۱۱)

ترجمہ:- اور انہیں ایک دردناک عذاب پہنچ رہا ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

قَالَ الرَّسُوْلُ صلی اللہ علیہ وسلم

وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا۔ (مسلم)

ترجمہ:- تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہیئے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بن جاتا ہے۔ اور فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذّاب یعنی جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

"یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں" (حضرت مسیح موعودؑ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے بھی کچھ کہنا ہے!

(بھائی جان)

پیارے بھائیو اور بہنو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

کہو کیا حال ہے؟ خیریت سے ہو نا! ۔ اُمید ہے اب تو آپ کو ہم سے کوئی شکایت نہیں ہو گی۔ کیونکہ آپ کا پیارا رسالہ "تشحیذ" آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ گزشتہ چھ ماہ میں ہمیں آپ لوگوں کی طرف سے بہت سے گلے شکوے سننے پڑے اور بعض نے تو سخت ناراضگی کا بھی اظہار کیا۔ لیکن ہم نے کسی کا بھی بُرا نہیں منایا۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہے ۔ کہ تشحیذ الاذہان سے اتنا لمبا عرصہ تک جُدائی آپ پر گراں گزرتی ہے ۔ اور در اصل یہ شکوے کسی دشمنی کی بناء پر نہیں بلکہ اس بے پناہ محبت اور خلوص کی وجہ سے ہیں جو "تشحیذ" کے لئے آپ کے دلوں میں پائی جاتی ہے ۔ مسلسل چھ ماہ تک تشحیذ نہ ملنے کی وجہ سے آپ کو جو تکلیف اٹھانی پڑی اس کا ہمیں بخوبی احساس ہے ۔ یقین جانئے آپ کی تکلیف کے احساس سے خود ہم نے بھی یہ عرصہ پریشانی کے عالم میں گذارا ۔

آپ پوچھیں گے کہ آخر اتنا لمبا عرصہ تک تشحیذ کی اشاعت نہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟ ۔ تو بات یہ ہے کہ آج سے قریباً چھ ماہ قبل جب ہم تشحیذ کے مئی کے شمارہ کی کتابت مکمل کروا کر رسالہ پریس میں بھجوانے والے تھے کہ یہ افسوسناک حادثہ پیش آگیا۔ کہ مکرم محمد شفیق قیصر صاحب جو تشحیذ کے مدیر اور پبلشر تھے برما میں کار کے ایک حادثہ میں شہید ہو کر اپنے مولا کو پیارے ہو گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

چونکہ قواعد کے مطابق منظور شدہ پبلشر کے علاوہ کوئی اور شخص رسالہ کو شائع کرنے کا مجاز نہیں ہوتا۔ لہٰذا اسی وقت رسالہ کی اشاعت ملتوی کر دی گئی ۔ اور نئے پبلشر کی منظوری کے لئے درخواست بھیج دی گئی ۔ نئے پبلشر کی منظوری آتے آتے چھ ماہ کا عرصہ بیت گیا ۔ بہر حال رب کریم کا بے حد شکر ہے کہ ہم آپ کے پیارے رسالہ کو دوبارہ شائع کرنے کی توفیق پا رہے ہیں ۔ ہم ان تمام احباب کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے نئے پبلشر کی منظوری کے سلسلہ میں ہمارے ساتھ تعاون فرمایا ۔ جزاہم اللہ خیراً" ۔

عزیز بھائیو اور بہنو! مرحوم "بھائی جان" محترم محمد شفیق قیصر صاحب مارچ کے مہینہ میں بعض ضروری دینی کاموں کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے تھے ۔ کہ برما میں قیام کے دوران کار کے ایک حادثہ میں ۲۲ مارچ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۷۹ء کو آپ اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

۶ر اپریل کو آپ کی نعش ربوہ پہنچی۔ اسی روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ سینکڑوں لوگوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ تدفین مکمل ہونے پر دعا بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہی کروائی۔

محترم قیصر صاحب مرحوم یوں تو بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ لیکن انتھک محنت۔ اخلاص۔ وفاداری۔ دُور اندیشی۔ معاملہ فہمی۔ خدمت خلق اور خاکساری آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ خدمت دین کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ سردی ہو یا گرمی۔ رات ہو یا دن۔ جب بھی اور جس وقت بھی کسی دینی کام کے لئے آپ کو بلایا جاتا۔ آپ اپنی صحت اور وقت کا لحاظ کئے بغیر فوراً لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ کہتے ہوئے حاضر ہو جاتے۔ اور پھر سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہی کہتے۔ "حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا"۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح سے بےحد محبت رکھتے تھے۔ امام وقت کی اطاعت قابل رشک حد تک تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ نے جو کچھ پایا خلیفۂ وقت کی محبت اور آپ کے حکموں کی اطاعت کے نتیجہ میں پایا۔ آپ نے وطن سے دُور دین اسلام کی سربلندی اور اشاعت قرآن مجید کے لئے کوشش کرتے ہوئے راہ حق میں جان قربان کر کے شہادت کا مقام حاصل کیا۔ یقیناً آپ کو یہ سعادت خلیفۂ وقت سے بےپناہ محبت اور اطاعت امام ہی کے نتیجہ میں حاصل ہوئی۔ (قیصر صاحب مرحوم کے ذکر خیر پر مشتمل ایک مختصر مضمون اگلے صفحات میں دیکھیں)۔

محترم قیصر صاحب مرحوم کی وفات پر ہمیں بہت سے قارئین تشحیذ اور مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تعزیتی قراردادیں موصول ہوئیں۔ ادارہ تشحیذ اپنی طرف سے جملہ قارئین تشحیذ اور مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے محترم قیصر صاحب مرحوم کی اہلیہ، بچوں اور دیگر عزیز و اقارب سے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیصر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پیارے بچو! آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آپ کے لئے مختلف اہم دینی، علمی اور تاریخی موضوعات پر انتہائی سلیس اور سادہ زبان میں چھوٹی چھوٹی کتب اور رسائل شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ ایک عرصہ سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے انہیں بنیادی اسلامی تعلیمات اور اسلامی اخلاق و آداب سے روشناس کرانے کے لئے سادہ اور آسان زبان میں دلچسپ اور مفید کتب مہیا کی جائیں۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے کئی خطبات میں اس طرف توجہ دلائی تھی اور بچوں کے لئے مختلف موضوعات پر چھوٹی چھوٹی کتب مہیا کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔

یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس سلسلہ میں ایک مستحسن قدم اٹھایا ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ارشاد کی تعمیل میں اور آپ کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے بچوں کے لئے مختلف اہم علمی اور تاریخی موضوعات پر کتب کی اشاعت کا کام شروع کیا ہے۔

اس سلسلہ کی پہلی دو کتب شائع ہو کر بازار میں آگئی ہیں۔ کچھ زیر طبع ہیں۔ عنقریب وہ بھی چھپ کر تیار ہو جائیں گی۔

سب سے پہلی کتاب کا نام ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں" چھپن صفحات کی اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پچاس مختصر، سادہ مگر جامع ارشادات کا ترجمہ مع تشریح آسان زبان میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو میرے محترم استاد، مبلغ اسلام سید میر محمود احمد صاحب ناصر سابق نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کی قیمت دو روپے پچاس پیسے ہے۔

دوسری کتاب "احمدی مسلمان بچوں کے لئے پیارے اسلام کی پیاری باتیں" ہے۔ یہ کتاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں علماء کرام کے ایک بورڈ نے ترتیب دی ہے۔ کتاب بارہ مختصر اسباق پر مشتمل ہے۔ اور اس میں بچوں کے لئے اسلام کی بالکل ابتدائی مگر بنیادی باتیں عام فہم انداز میں بیان کر دی گئی ہیں۔

کتاب کی قیمت دو روپے مقرر کی گئی ہے۔

ہر دو کتب اتنی پیاری، خوبصورت اور دلکش ہیں کہ بچے انہیں ہاتھوں ہاتھ خرید رہے ہیں حتیٰ کہ ان کتب کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے اور اب دوسرا ایڈیشن شائع کروا یا گیا ہے۔ باطنی حسن کے ساتھ ساتھ ان کی اشاعت میں ظاہری حسن کا بھی پورا اہتمام کیا گیا ہے۔ عمدہ طباعت اور دیدہ زیب سرورق نے ان کے حسن کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ آپ خود براہ راست یا مجلس کے ذریعہ رقم بھجوا کر دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے یہ کتب حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کتب کا تفصیلی تعارف ہم اگلے شمارہ میں آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ انشاء اللہ

عزیز بھائیو اور بہنو! محترم محمد شفیق قیصر مرحوم کی وفات کے بعد تشحیذ کی ادارت کی ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے میرے کمزور کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ تشحیذ الاذہان کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے آپ اپنے قلمی تعاون کے علاوہ دعاؤں کے ساتھ میری مدد فرمائیں گے۔

اچھا اب اجازت! خدا حافظ!

نصیر احمد قمر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیر احمد قمر

مرحوم بھائی جان کی یادیں

دُنیا میں روزانہ سینکڑوں لوگ پیدا ہوتے ہیں اور اَن گنت لوگ اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں ۔ اور انہیں کوئی جانتا تک نہیں ۔ مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے اعلیٰ اخلاق اور بے لوث خدمت کا نقش چھوڑ جاتے ہیں ۔ جو ہمیشہ کے لئے آنے والوں کے دلوں میں زندہ رہتے ہیں اور بھلائے نہیں بھولتے ۔

ہمارے پیارے قیصر صاحب ایسے ہی لوگوں میں سے تھے ۔ وہ آج گو ظاہری طور پر ہم میں موجود نہیں مگر ہمارے دلوں سے ان کی یاد نہیں مٹ سکتی ۔ ان کی یادوں کے چراغ ہمارے سینوں میں ہمیشہ روشن رہیں گے ۔

قیصر صاحب سلسلہ احمدیہ کے نہایت مخلص اور فدائی وجود تھے ۔ وفات کے وقت انکی عمر صرف ۳۰ سال تھی ۔ لیکن اس مختصر سے عرصہ میں انہوں نے اپنا عہد بیعت اپنے امام سے پوری طرح نبھایا ۔ انہوں نے اپنا تن من دھن جماعت احمدیہ کے لئے قربان کر دیا ۔ جماعت اپنے اس عظیم فرزند پر فخر کرتی ہے ۔ انہوں نے اپنی زندگی کی ہر سانس کو امانت سمجھ کر سلسلہ کے لئے خرچ کیا ۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے ۔ آمین ۔ محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم و مغفور ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو محمود آباد (سندھ) میں پیدا ہوئے ۔ آپکے والد محترم کا اسم گرامی منشی محمد صادق صاحب ہے ۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان ۔ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ اور سلانوالی ضلع سرگودہا میں حاصل کی ۔ ۱۹۵۵ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا ۔ پھر آپ واقف زندگی کی حیثیت سے ۱۹۵۷ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے ۔ یہیں سے آپ کی زندگی کا تابناک دَور شروع ہوتا ہے ۔ اسی دَور میں آپ نے اپنے ربّ کریم سے یہ عہد کیا کہ وہ زندگی کا ہر لمحہ خُدا اور اسکے رسُول صلی اللہ علیہ وسلّم کے دین کی خدمت میں صرف کریں گے ۔ آپ نے انتہائی محنت ۔ کوشش اور توجہ سے دینی تعلیم حاصل کی اور اپنے ساتھیوں میں نمایاں مقام پیدا کیا ۔ آپ جامعہ احمدیہ کے علمی و ادبی رسالہ "مجلۃ الجامعہ" کی مجلس ادارت میں بھی شامل رہے ۔ آپ ۱۹۶۳ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری لے کر میدانِ عمل میں آگئے ۔

کہتے ہیں "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" ۔ خدا تعالیٰ اپنے سلسلوں کی خدمت کیلئے جن لوگوں کو چنتا ہے ان کے دلوں میں شروع سے ہی اس کام کے لئے شوق اور جذبہ پیدا کر دیتا ہے ۔ چنانچہ قیصر صاحب کو خُدا تعالیٰ نے اپنے اوائل عمر سے ہی خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی ۔ اور پھر تا دمِ آخر یہ اعزاز انہیں حاصل رہا ۔ دیگر جماعتی خدمات کے علاوہ آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بیش قیمت خدمات بجالانے کا موقع ملا جس کا آغاز ۱۹۵۹ء میں ہوا ۔ جب صرف ۲۰ سال کی عمر میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں نائب مہتمم اشاعت کے طور پر آپ کا تقرر ہوا ۔ اور ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۹ء تک اپنی زندگی کے بقایا ۱۰ سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی گلشن کی آبیاری اور اسی باغ کی نگہبانی میں صرف کر دیئے۔ ۶۶-۱۹۶۵ء میں مہتمم تحریک جدید اور ۱۹۷۰ء میں مہتمم عمومی کے فرائض سرانجام دیئے۔ ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۶ء تک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بحیثیت مہتمم تعلیم، مہتمم اشاعت، مہتمم عمومی اور مہتمم مقامی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ کئی سال مجلس مرکزیہ کے نائب صدر کے طور پر بھی کام کیا۔ اور وفات کے وقت بھی اسی عہدے پر فائز تھے کہ آسمانی آقا کا بلاوا آ گیا۔ اور آپ سب کچھ یہیں چھوڑ چھاڑ کر اعمال صالحہ اور نیکیوں کے موتی خدا کے حضور پیش کرنے کے لئے چل دیئے۔

ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان کے ساتھ آپ کا تعلق بہت قدیم اور انمٹ ہے۔ ۱۹۵۹ء میں آپ پہلی دفعہ رسالہ خالد کے نائب ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ اور پھر نومبر ۶۵ء تا ۶۷ء اور نومبر ۷۳ء تا اکتوبر ۷۴ء ماہنامہ خالد کے ایڈیٹر رہے۔

اسی طرح اکتوبر ۶۵ء تا نومبر ۶۶ء اور جولائی ۷۶ء تا وفات بچوں اور بچیوں کے پیارے رسالہ "تشحیذ الاذہان" کے ایڈیٹر رہے۔ نیز ۱۹۶۷ء تا وفات آپ خالد اور تشحیذ الاذہان دونوں کے پبلشر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

اپنی زندگی کے اس دور میں آپ نے تشحیذ الاذہان کی جو خدمت کی وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ اس کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے انتھک محنت کی۔ تشحیذ کی خوبصورتی اور اسکی آرائش میں کوئی کمی اٹھا نہ رکھی۔ رسالے کی قلمی سرپرستی کرتے رہے۔ بچوں کے شفیق مربی بن کر انہیں نصائح بھی کیں۔ اور بھائی جان کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ان تک پہنچاتے رہے۔ آپ ایک اچھے مضمون نگار تھے اور بات پیش کرنے کا سلیقہ خوب آتا تھا۔ بڑے پیار کے ساتھ بڑی محنت کے ساتھ اس طرح اپنا مقصد واضح کرتے کہ پڑھنے والے کے ذہن میں نقش ہو جاتا۔

آپ کی معلومات بہت وسیع تھیں جس موضوع پر چاہتے چند لمحوں میں ایک بہترین مضمون رقم کر دیتے۔ جماعت نے آپ کی علمی صلاحیتوں سے بھی بہت فائدہ اٹھایا۔ آپ کو خدام الاحمدیہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات و ارشادات کو "مشعل راہ" کی صورت میں جمع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ خدام الاحمدیہ کی تاریخ میں آپ کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک ایک یادگار رہے گا۔

تحریک جدید انجمن احمدیہ میں وکالت تبشیر کے شعبہ تصنیف میں آپ کو ۱۹۶۵ء سے وفات تک خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح قرآن پبلیکیشنز اور نصرت پرنٹرز لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر کی حیثیت سے بھی آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ بیسیوں کتب آپ کے زیر نگرانی شائع ہوئیں۔ قرآن مجید کے غیر ملکی زبانوں میں بہت سے تراجم طبع کرائے۔ بلاشبہ قرآن کریم کی اس خدمت نے آپ کا رتبہ بہت بلند کر دیا ہے۔

جماعتی کاموں کے سلسلہ میں بیرون ملک جانے کا کئی دفعہ موقع ملا۔ ۱۹۶۸ء میں سب سے پہلے تبلیغ اسلام کی غرض سے ایک سال کے لئے یوگنڈا تشریف لے گئے۔ بعد میں تحریک جدید کی طرف سے بہت سے دورے کئے۔ گزشتہ سال ہانگ کانگ تشریف لے گئے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرانجام دہی کے لئے ہانگ کانگ کے سفر پر روانہ ہوئے۔ ایک ضروری کام کے لئے ہم عاً ہیں رُکے ہوئے تھے کہ ایک حادثہ پیش آیا اور آپ نے وطن سے دُور ۲۲ مارچ ۱۹۷۹ء کو اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپ احمدیت کے ان جانثاروں میں سے ہیں جنہوں نے سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے دیارِ غیر میں جان دے دی۔ آپ راہ حق کے شہید ہیں۔ اور شہید زندہ ہوتا ہے۔ خدا نے اس کی روحانی حیات کا وعدہ کیا ہے۔ پس آپ بھی زندہ ہیں۔ اپنی خدماتِ سلسلہ کی بدولت، اپنی بے نفسی کی بدولت، اپنے اعلیٰ اخلاق کی بدولت۔ اور اپنے تقویٰ اور راستی کی بدولت۔

آپ خلافت کے فدائی اور سچے وفادار تھے۔ اپنے آقا اور موجودہ امام کا قربِ خاص حاصل تھا۔ حضور کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ آپ کے لئے حکم کا درجہ رکھتا تھا اور اس کے بجالانے میں ہر ممکن کوشش کرتے۔ اور اس کی بجاآوری میں کسی چیز کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔

قیصر صاحب مرحوم اپنی بہت سی خوبیوں اور اعلیٰ عہدوں کے باوجود بڑے منکسر المزاج تھے۔ ٹھہر ٹھہر کر باتیں کرنے والے اور محبت اور پیار سے گفتگو کرنے والے تھے۔ کبھی غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا۔ سر جھکائے یہ دُبلا پتلا نوجوان جب شہر کی سڑکوں سے گزرتا تو کوئی یہ کہہ نہیں سکتا تھا کہ یہ اتنی عظیم خدمات سرانجام دینے والا شخص ہے۔ پتہ نہیں اس کے کمزور جسم میں اتنی طاقت کہاں سے آگئی تھی کہ جماعت کے اتنے بوجھ اُٹھائے ہوئے تھا۔ یقیناً یہ ایمان کی طاقت تھی۔ یہ معرفت کا نور تھا جس نے انہیں ایک چمکتا ہوا ہیرا بنا دیا۔

خاکسار کو کچھ عرصہ آپ کے ساتھ بطور نائب ایڈیٹر تشحیذ الاذہان کام کرنے کا موقع ملا۔ انکی شخصیت کے بہت سے دلآویز نقوش اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ کیا بتاؤں وہ بہت شفیق وجود تھا۔ وہ واقعی شفیق تھا۔ جب بھی تشحیذ کا خیال آتا ہے بے اختیار ان کے لئے دل سے دعائیں پھوٹتی ہیں۔ ابھی تو انہیں بہت سے کام کرنے تھے کہ موت نے انہیں ہم سے چھین لیا۔ سلسلہ احمدیہ کا ایک مخلص فدائی چلا گیا۔ آقا کا ایک خادم رخصت ہو گیا۔ خدام الاحمدیہ سے اسکا ایک بے لوث کارکن چھن گیا۔ اور تشحیذی بچوں کا "بھائی جان" ہمیشہ ہمیش کے لئے خاموش ہو گیا۔ مگر وہ اس دنیا سے خالی ہاتھ نہیں گئے۔ خُدا کا نور انہیں حاصل تھا۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار انہیں حاصل تھا۔ خلیفہ وقت کی دعائیں، جماعت کی عقیدت اور بچوں کی محبت انہیں حاصل تھی۔ خُدا کرے کہ وہ جنت میں اپنے آقا کے قدموں میں جگہ پائیں اور خُدا تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

احمدی بچو! الٰہی سلسلے ہمیشہ رواں دواں رہتے ہیں۔ ان کے خادم پیدا ہوتے اور رخصت ہوتے رہتے ہیں مگر الٰہی جماعتیں اپنے خادموں کو فراموش نہیں کرتیں۔ وہ ان کے لئے دعائیں کرتی ہیں۔ وہ انکا اسوہ اپناتی ہیں۔ اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا عہد کرتی ہیں۔ آؤ ہم بھی یہ عہد کریں کہ جس طرح ہمارے پیارے مرحوم "بھائی جان" نے اپنی ساری زندگی اور زندگی کا ایک ایک لمحہ جماعت کیلئے قربان کر دیا اسی طرح ہم بھی اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے محسن — ہمارے آقا

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید عابد حسین۔ ربوہ

اس مضمون میں مجھے اس عظیم الشان شخصیت کا تذکرہ کرنا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اطاعت و فرمانبرداری کا بے نظیر مظاہرہ کیا۔ اور پھر اسی اطاعت کی بدولت اسے جماعت احمدیہ میں ایک عظیم منصب پر فائز ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشقِ اعظم حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعویٰ سے قبل اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے مددگار دے۔ جب حضرت مولوی صاحب کو دیکھا تو فرمایا۔ یہ میری دعاؤں کا پھل ہے۔

اور واقعی جب حضرت مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تو وہ احمدیت کے روشن ماتھے کا جھومر بن گئے۔ انہوں نے اپنے آپ کو ایک لاشے کی طرح مسیح محمدیؐ کے قدموں میں ڈال دیا۔ انہوں نے دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔

حضرت حاجی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ ۱۸۴۱ء میں بھیرہ جیسے قدیم گاؤں کے محلہ معماراں میں ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام حضرت حافظ غلام رسول تھا۔

آپ کے خاندان کا سلسلہ حضرت عمر فاروق (خلیفہ راشد دوم) رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ ماں کا نام نور بخت تھا جو کہ اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ کے والد سُنّی العقیدہ مسلمان تھے۔ قرآن مجید سے اُن کو خاص عشق تھا۔ انہوں نے ہزاروں روپے کے قرآن مجید کے نسخے خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کئے تھے۔

آپ نے اپنی والدہ سے قرآن مجید پڑھا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ مدرسہ میں داخل ہوئے۔ ۱۲ سال کی عمر میں بغرض تعلیم لاہور گئے۔ دو سال رہنے کے بعد پھر واپس بھیرہ آگئے اور اپنے بھائی سے عربی پڑھی۔ ۱۸ سال کی عمر میں نارمل سکول راولپنڈی

میں داخلہ لیا۔ اس کے بعد پنڈدادنخاں کے انگریزی سکول میں ہیڈ ماسٹر مقرر کر دیئے گئے۔ چار سال یہاں کام کیا۔ پھر حصولِ علم کی خاطر مختلف علاقوں کی سیاحت کی۔

۲۴ سال کی عمر میں سفر حرمین شریفین کے لئے تشریف لے گئے۔ مکہ اور مدینہ میں چند سال رہ کر مختلف علمائے کرام سے علمی فیض حاصل کیا۔

۳۰ سال کی عمر میں آپ کی پہلی شادی ہوئی۔ شادی کے بعد آپ نے بھیرہ میں طب اور درس و تدریس کا کام شروع کر دیا۔

غالباً ۱۸۷۷ء کا ذکر ہے کہ آپ کو ریاست جموں و کشمیر میں شاہی طبیب مقرر کیا گیا۔ ملازمت کے دوران آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کتابوں کے ذریعہ تعارف ہوا۔ کتابوں کو پڑھ کر آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عقیدت ہو گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی زیارت مارچ ۱۸۸۵ء میں ہوئی۔

۷ مارچ ۱۸۸۹ء کو آپ کی دوسری شادی حضرت منشی احمد جان کی بیٹی صغریٰ بیگم سے ہوئی۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ کو بیعت اولیٰ کے وقت پہلی بیعت آپ ہی نے کی تھی۔

۱۸۹۳ء میں آپ نے قادیان کی طرف ہجرت کی اور اوّل المہاجرین بنے۔ اور اس کے بعد جب تک زندہ رہے کبھی بھیرہ جانے کا خیال تک نہ آیا۔ انہیں حضرت مسیح موعود [illegible]

اپنے محبوب کے لئے گھر بار عزیز و اقارب سب کو چھوڑ دیا۔

جب صدر انجمن احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو آپ اس کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انتقال ہوا۔ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو صدر انجمن احمدیہ کے تمام ممبران نے آپ کو متفقہ طور پر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا خلیفہ اور جانشین منتخب کیا۔ آپ نے اپنی اس ذمہ داری کو بڑی خوش اسلوبی، حوصلہ اور جرأت سے انجام دیا۔ منکرین خلافت کا فتنہ آپ کے دورِ خلافت ہی میں اٹھا۔ آپ نے اس فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور منکرین خلافت اپنے منصوبوں میں ناکام و نامراد رہے۔

آپ کی آخری بیماری ۱۹۱۳ء میں شروع ہوئی۔ اوائل ۱۹۱۴ء میں آپ کی صحت خاصی خراب ہو گئی۔ آخری دنوں میں نواب محمد علی خان صاحب کے گھر رہائش اختیار کر لی تھی۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء بروز جمعہ دوپہر دو بج کر بیس منٹ پر حضرت مسیح مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ جانثار خادم اور فرض شناس خلیفہ اپنے خدا سے جا ملا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپ ولایت و کرامات کی متحرک تصویر تھے۔ علم و معرفت کے بحرِ بیکراں تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ آپ میں نمایاں تھا۔ ہزاروں روپیہ کی دوائیں خرید کر مستحق لوگوں کو دیتے اور ان کا مفت علاج کرتے تھے۔ بہت خوش مزاج تھے۔ آپ کی زندگی نہایت پاکیزہ تھی۔

قناعت پسند اور سادہ تھے۔ بناوٹ کی زندگی آپ سے کوسوں دور تھی۔ خودداری آپ میں انتہا کی تھی۔ نہایت خلیق۔ ملنسار اور شگفتہ مزاج تھے۔

آپ سے مل کر ہر شخص ایک سرور محسوس کرتا تھا۔ مساکین و یتامیٰ اور غریبوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ انتہائی فیاض اور ہمدرد بنی نوع انسان تھے۔ دشمن سے بھی حسن سلوک کرتے۔ مستحق طلباء کی ہر طرح سے مدد فرمایا کرتے تھے۔ جماعت کی بہبود اور ترقی کا آپ کو بہت خیال تھا۔ وعظ و نصیحت نہایت مؤثر اور دلنشین ہوتی تھی۔

حسن ظنی کا مادہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے۔ توکل علی اللہ آپ کی زندگی میں روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ قرآن سے آپ کو بے حد عشق تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور دیگر بزرگان سلسلہ کی بہت ہی عزت و تکریم کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ عشق تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس محسن آقا اور مسیح محمدی کے اس خلیفہ اوّل پر ہزاروں ہزار برکتیں نازل کرے اور ہمیں اس محب رسول اور عاشق قرآن اور ہمدرد بنی نوع انسان پاک اور مقدس وجود کے اسوہ پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے وطن

عبدالکریم قدسی۔ لاہور

جرأتوں کے دیئے سرحدیں ہیں تیری
روشنی سی لئے سرحدیں ہیں تیری

جن کے دامن پھٹے تیری تقدیس میں
چاک ان کے سیئے سرحدیں ہیں تیری

جو دیئے امن کے تھے جلائے گئے
ان کو روشن کئے سرحدیں ہیں تیری

اے وطن تو حوادث کی پرواہ نہ کر
لعل و گوہر لئے سرحدیں ہیں تیری

قوم قدسی کی جرأت کا مرکز ہے وہ
ایسا پرچم لئے سرحدیں ہیں تیری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ
کی
اطاعت امام مہدی علیہ السلام

نصیر احمد شاہد - ربوہ

اسلام ہمارا دین ہے۔ اسلام کے معنے ہیں اطاعت، فرمانبرداری۔ اسلام وہ مذہب ہے جو اپنے ماننے والوں کو خدا تعالیٰ۔ اس کے رسول۔ اس کی شریعت اور اولی الامر، حاکم و بادشاہ کی اطاعت کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور یہ کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کرے گا پس یقیناً اس نے ایک بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی یقیناً اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی یقیناً اس نے میری نافرمانی کی۔ غرضیکہ ایک سچے مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کی اطاعت کرے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں جب دنیا میں ہر طرف فساد پھیل جائے گا۔ اسلام صرف نام کا رہ جائے گا۔ اور لوگ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے ..... ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اسلام کی شان و شوکت کو پھر سے دنیا میں قائم کرنے کے لئے اور اسے تمام دنیا پہ غالب کرنے کے لئے مہدی علیہ السلام کو بھیجے گا۔ جو دنیا میں ظاہر ہو کر دین اسلام کو زندہ کرے گا۔ صلیب کو توڑے گا۔ اور اس کے ذریعہ سے اسلام کے سوا باقی تمام مذاہب ختم ہو جائیں گے۔ آپ نے اس آنے والے مہدی و مسیح موعود کو نبی اللہ بھی قرار دیا۔

چنانچہ اس زمانہ میں جب اسلام کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ تھی اور مسلمان پستی کا شکار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غلبہ اسلام کے لئے مسیح اور مہدی بنا کر بھیجا۔ چنانچہ آپ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے اس زمانہ کے لئے امام مہدی ہونے کا اعلان فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ جب وہ مہدی ظاہر ہو تو تم اس تک میرا سلام پہنچانا خواہ تمہیں برف کے تودوں پر سے رینگ کر جانا پڑے۔

چنانچہ امام زماں حضرت مہدی علیہ السلام تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانے والوں میں سے سب سے اوّل نمبر پر سیدنا حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ہی نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیحد محبت تھی۔ چنانچہ وہ آپ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ وہ حضور علیہ السلام کے ادنیٰ اشارے پر اپنی جان، مال، عزیز و اقارب سب کچھ قربان کرنے کے لئے بیقرار رہتے تھے۔

حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ بڑے پائے کے حکیم تھے ۱۸۹۳ء کی بات ہے کہ آپ نے بھیرہ میں ایک بہت بڑے پیمانہ پر شفاخانہ کھولنے کا ارادہ فرمایا اور اس کے لئے ایک عالیشان مکان بنوانا شروع کیا۔ ابھی وہ مکان نامکمل ہی تھا کہ آپ کو کچھ سامان عمارت خریدنے کے لئے لاہور جانا پڑا۔ لاہور پہنچ کر جی چاہا کہ قادیان نزدیک ہے حضرت اقدس سے بھی ملاقات کر لیں مگر چونکہ بھیرہ میں ایک بڑے پیمانہ پر تعمیر کا کام جاری تھا۔ اس لئے بٹالہ پہنچ کر فوری واپسی کی شرط سے کرائے کا یکہ کیا۔ جب حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو قبل اس کے کہ آپ واپسی کی اجازت مانگتے۔ حضور نے خود ہی دوران گفتگو میں فرمایا۔ کہ اب تو آپ فارغ ہو گئے آپ نے عرض کیا۔ ہاں حضور! اب تو میں فارغ ہی ہوں۔ وہاں سے اُٹھے تو یکے والے سے کہہ دیا کہ اب تم چلے جاؤ آج اجازت لینا مناسب نہیں ہے۔ کل پرسوں اجازت لیں گے۔ اگلے روز حضرت اقدس نے فرمایا کہ مولوی صاحب! آپ کو اکیلے رہنے میں تو تکلیف ہوگی۔ آپ اپنی ایک بیوی کو بلوا لیں۔ آپ نے حسب ارشاد بیوی کے بلانے کے لئے خط لکھ دیا۔ اور یہ بھی لکھ دیا کہ ابھی شاید میں جلد نہ آسکوں اس لئے عمارت کا کام بند کر دیا جائے۔ جب آپ کی بیوی آگئیں تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ کو کتابوں کا بڑا شوق ہے۔ لہٰذا آپ اپنا کتب خانہ بھی منگوا لیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد فرمایا کہ دوسری بیوی آپ کی مزاج شناس اور پرانی ہے آپ اس کو ضرور بلا لیں۔

پھر ایک موقعہ پہ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ مولوی صاحب! اب آپ اپنے وطن بھیرہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ حضرت مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں دل میں بہت ڈرا کہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ میں وہاں کبھی نہ جاؤں مگر یہ کس طرح ہوگا کہ میرے دل میں بھی بھیرہ کا خیال نہ آوے۔ مگر آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں
میرے واہمہ اور خواب میں بھی مجھے وطن
کا خیال نہ آیا۔ پھر تو ہم قادیان کے ہو گئے"

ذرا غور کیجئے۔ ہزاروں روپے خرچ کر کے اپنے وطن میں ایک عالی شان مکان کی تعمیر کروا رہے ہیں مگر امام کی اطاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا جذبہ اتنا غالب ہے کہ یہ بھی عرض نہیں کرتے کہ مجھے اجازت دی جائے کہ مکان فروخت کر آؤں یا کسی کے ذریعہ ہی فروخت کروانے کا انتظام کرا دوں۔ پھر اپنے آقا کے حکم پر اپنی بیوی اور بچے اور کتب خانہ وغیرہ سب کچھ منگوا لیتے ہیں۔ اور اپنے وطن کا خیال بھی دل میں نہیں لاتے۔ امام کے حکم کی اطاعت میں اتنے بڑھ گئے۔ کہ مال کو بھی خاطر میں نہ لائے اور وطن سے علیحدگی بھی بخوشی اختیار کر لی۔

محترم جناب حکیم محمد صدیق صاحب آف میانی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب آپ مطب میں بیٹھے تھے اردگرد لوگوں کا حلقہ تھا۔ ایک شخص نے آکر کہا کہ مولوی صاحب! حضور یاد فرماتے ہیں۔ یہ سنتے ہی اس طرح گھبراہٹ کے ساتھ اٹھے کہ پگڑی باندھتے جاتے تھے اور جوتا گھسیٹتے جاتے تھے۔ گویا دل میں یہ تھا کہ حضور کے حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو۔ پھر جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلیفہ ہوئے تو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تم جانتے ہو۔ نور الدین کا یہاں ایک معشوق ہوتا تھا۔ جسے مرزا کہتے تھے۔ نور الدین اس کے پیچھے یوں پھرا کرتا تھا کہ اسے اپنے جوتے اور پگڑی کا بھی ہوش نہیں ہوا کرتا تھا۔

ایک واقعہ آپ کی اطاعت امام کے سلسلہ میں اور بھی سن لیجئے۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رفقہ کا بیان ہے کہ

"ایک مرتبہ ایک ہندو بٹالہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ میری اہلیہ سخت بیمار ہے۔ ازراہ نوازش بٹالہ چل کر دیکھ لیں۔ آپ نے فرمایا حضرت مرزا صاحب سے اجازت حاصل کرو۔ اس نے حضرت کی خدمت میں درخواست کی۔ حضور نے اجازت دی۔ بعد نماز عصر جب حضرت مولوی صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ "امید ہے آپ آج ہی واپس آجائیں گے" عرض کی۔ بہت اچھا۔ بٹالہ پہنچے۔ مریضہ کو دیکھا۔ واپسی کا ارادہ کیا۔ مگر بارش اس قدر ہوئی کہ جل تھل ایک ہو گئے ان لوگوں نے عرض کی کہ حضرت! راستے میں چوروں اور ڈاکوؤں کا بھی خطرہ ہے۔ پھر بارش اس قدر زور سے ہوئی ہے۔ کہ واپس پہنچنا مشکل ہے۔ کئی مقامات پر پیدل پانی میں سے گذرنا پڑے گا۔ مگر آپ نے فرمایا۔ خواہ کچھ ہو۔ سواری کا انتظام بھی ہو یا نہ ہو میں پیدل چل کر بھی قادیان ضرور پہنچونگا۔ کیونکہ میرے آقا کا ارشاد یہی ہے کہ آج ہی مجھے واپس قادیان پہنچنا ہے۔ خیر یکہ کا انتظام ہو گیا اور آپ چل پڑے مگر بارش کی وجہ سے راستہ میں کئی مقامات پر اس قدر پانی جمع ہو چکا تھا کہ آپ کو پیدل وہ پانی عبور کرنا پڑا۔ کانٹوں سے آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے مگر قادیان پہنچ گئے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فجر کی نماز کے وقت مسجد مبارک میں حاضر ہو گئے۔ حضرت اقدس نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کیا مولوی صاحب رات بٹالہ سے واپس تشریف لے آئے تھے۔ قبل اس کے کہ کوئی اور جواب دیتا آپ فوراً آگے بڑھے اور عرض کی حضور! مَیں واپس آگیا تھا۔ یہ بالکل نہیں کہا کہ حضور! رات شدت کی بارش تھی۔ اکثر جگہ پیدل چلنے کی وجہ سے میرے پاؤں زخمی ہو چکے ہیں اور مَیں سخت تکلیف اُٹھا کر واپس پہنچا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ اپنی تکالیف کا ذکر تک نہیں کیا۔"

اللہ اللہ! آقا کی اطاعت میں کس قدر فنا تھے حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ صرف یہی نہیں بلکہ ایسے ہی بے شمار دیگر واقعات ایسے ہیں جن سے آپ کی حضرت امام زماں علیہ السلام سے محبت اور ان کی اطاعت نمایاں ہوتی ہے۔

چنانچہ آپ کی اسی قسم کی انتہائی فدائیت اور اطاعت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔"

اور اسی لئے آپ علیہ السلام نے یہ خواہش بھی فرمائی کہ "کاش اُمّت کا ہر ایک شخص نور الدین بن جائے۔"

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک فارسی شعر میں فرمایا:۔

ترجمہ:۔ "کیا ہی اچھا ہو اگر اُمّت کا ہر شخص نور دین بن جائے۔ اور یقیناً ایسا ہی ہو۔ اگر ہر ایک یقین کے نور سے پُر ہو جائے۔"

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں بھی اپنے اندر اطاعت اور فرمانبرداری کا ایسا ہی مادہ پیدا کرنے کی توفیق بخشے۔ ہمارے دل یقین کے نور سے بھر جائیں۔ اور ہم حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمونہ پر عمل کرتے ہوئے اطاعتِ امام کی خاطر اپنی جان، مال، وقت۔ سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں۔

خُدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

خُدا کے بندے

چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل۔ ربوہ

زمیں پہ چلتے ہیں جو لوگ انکساری سے
خُدا کے بندوں میں ان کا شمار ہوتا ہے
نہیں پسند خُدا کو تکبّر و نخوت
شکارِ کبر ذلیل و خوار ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا منظوم کلام

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ مَیں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

لوگوں کے بُغضوں اور کینوں سے کیا ہوتا ہے
جس کا کوئی بھی نہیں اس کا خدا ہوتا ہے
بے خُدا کوئی بھی ساتھی نہیں تکلیف کے وقت
اپنا سایہ بھی اندھیرے میں جُدا ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حکیم مولانا نورالدین رضؓ اور خدمتِ خلق

رشیقہ منیب ۔ ربوہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ:۔

"تم وہ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے پیدا کی گئی ہو"

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک حقیقی مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے کرتا ہے۔ جس طرح ہر شخص اپنے لئے خوشحالی کا طالب ہے اسے چاہیئے کہ وہ دوسری مخلوقِ خدا کی ہمدردی اور بھلائی کیلئے بھی کوشش کرتا رہے۔

رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ۔

قوم کا سردار اُن کا خادم ہوتا ہے

اس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی معنوں میں جو لوگوں کی خدمت کرتا ہے اور ان کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ وہی اس بات کا اہل ہے کہ اسے قوم کا لیڈر اور رہنما بنایا جائے۔ اور جو بھی سردار قوم ہو اس کا فرض ہے کہ وہ مخلوقِ خدا سے ہمدردی اور محبت سے پیش آئے اور انکی تکلیفوں کو دُور کرنے اور انہیں سُکھ اور آرام پہنچانے کے لئے تدابیر عمل میں لاتا رہے۔

سیّدنا حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بے شمار واقعات میں سے ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ حضور کس قدر غریب پرور انسان تھے۔ اور ان کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ چنانچہ روایت ہے کہ:۔

"ایک دفعہ (آدھی رات کے بعد) مہاراجہ کشمیر کی طبیعت علیل ہوگئی اور مہاراجہ نے حضرت مولوی صاحب کے پاس اپنا ملازم بھیجا جس نے آپ سے کہا کہ مہاراجہ کی طبیعت خراب ہے۔ آپ کو بلایا ہے۔ اسی وقت ایک مہترانی بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ میرا خاوند بہت بیمار ہے پیٹ میں درد ہے اور پاخانہ بھی نہیں آتا۔ خدا کے لئے چلیں اور اسے دیکھ لیں۔ یہ کہکر وہ زار و قطار رونے لگی آپ نے مہاراجہ کے ملازم سے کہا کہ چلو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اس کو دیکھ کر مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔

ملازم نے کہا۔ "چوڑھا پہلے، مہاراج پیچھے۔ اور جو ہاتھ چوڑھے کو لگائیں گے وہی مہاراج کو بھی لگائیں گے"۔

آپ نے فرمایا۔ اس کی تکلیف زیادہ ہے میں اس کو دیکھ کر مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ ملازم چلا گیا۔ شاید مہاراج سے شکایت بھی کی ہوگی۔ حضرت مولوی صاحب چوڑھے کے گھر گئے۔ اسے درد قولنج تھا۔ آپ نے اس کو انیمہ کیا۔ اسے پاخانہ آگیا اور درد جاتا رہا۔ ہوش آئی اور آنکھیں کھولیں۔ اس کے دل سے دُعا نکلی:

"پرمیشر تینوں سکھی رکھے تے اونہوں وی جو تینوں ایتھے لیایا اے"۔

یعنی خدا تجھے خوش رکھے اور اسے بھی جو تجھے یہاں لایا ہے۔

آپ فرمانے لگے۔ مجھے یقین ہوگیا کہ اس کے دل سے یہ دُعا نکلی ہے اور وہ قبول ہوگئی ہے۔ اور مہاراج ضرور اچھے ہوگئے ہوں گے۔ اس سے فارغ ہوکر آپ مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مہاراج انتظار کر رہے تھے کر ... لگا ...

مہاراج کو ساری بات سنائی اور کہا کہ چوڑھے کے دل سے دُعا نکلی تھی تو مجھے یقین ہوگیا تھا کہ مہاراج اچھے ہوگئے ہیں۔ مہاراج نے کہا۔ اب میری طبیعت بہتر ہے۔ پھر کہا طبیب کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ اور دو سونے کی چوڑیاں تحفۃً دیں۔ آپ نے اس ملازم کو بلایا جو آپ کو بلانے گیا تھا۔ وہ جھینپتا ہوا آیا۔ آپ نے ایک چوڑی اس کو دی۔ وہ کہنے لگا۔ آپ مجھے کیوں دے رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس میں تمہارا بھی حصہ ہے۔ اگر تم مہاراج کے پاس میری شکایت نہ کرتے تو یہ انعام مجھے نہ ملتا۔"

(حیاتِ نور صفحہ ۴۳۵-۴۳۴)

غرضیکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی زندگی میں خدمتِ خلق کے ایسے کئی واقعات پائے جاتے ہیں۔ خود حضور نے ایک دفعہ حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحبؓ سے ایک دفعہ اس امر کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء سے ہی میرے دل میں بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ رکھا ہے۔ اور یہ وہی خدمتِ خلق ہی تھی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کو قوم کا رہنما اور سید اور امام بنا دیا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ، یہ بیان کرتے ہوئے کہ ایک دفعہ جب انہوں نے حضورؓ سے ... کر کے خلافت کا انعام الٰہی حاصل کرنے کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس عمل کی ضرورت ہے؟ لکھتے ہیں۔ کہ حضور رضؓ نے فرمایا:۔

" خلافت تو نبوت کی نیابت کا نام ہے اور یہ دونوں دینی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس فضل الٰہی کی جاذب خدمتِ بنی نوع انسان ہے اور یہ جذبہ بدو شباب سے میرے اندر موجود ہے کہ بلا لحاظ فرق و ملل، ملک و قوم بنی نوع انسان کی خدمت کروں اور عام فیض پہنچاؤں جو علمی رنگ میں بھی ہو اور عملی رنگ میں بھی۔"

حضرت مفتی صاحبؓ فرماتے ہیں:۔

(یہ میرے الفاظ ہیں..... غرض "ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد" کا قول درست ہے۔ اور ہر ایک بنی نوع انسان کا خادم مومن مسلم اپنے اپنے دائرہ عمل و قابلیت و ضرورت حقہ کے مطابق اس کا اجر پاتا ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں لوگوں کا مخدوم بن جاتا ہے۔"

(حیات نور صفحہ ۴۳۳)

غرضیکہ خدمتِ خلق ایک نہایت ضروری امر ہے اور سیدنا حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی اس پہلو سے بھی ہمارے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کے دل میں مخلوق خدا کی خدمت کا جوش پیدا ہو اور ہم ہمیشہ دوسروں کی بھلائی اور خیر خواہی کرنے کی کوششیں کرنے والے ہوں۔ آمین۔

احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احمدی بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے سادہ اور آسان زبان میں بعض کتب شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اس پروگرام کی پہلی مندرجہ ذیل دو کتب شائع ہو چکی ہیں:۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں۔

(۲) پیارے اسلام کی پیاری باتیں۔

بچوں کو چاہیئے کہ وہ یہ کتب خرید کر استفادہ کریں۔

مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلومات

ماہ مئی کے اہم واقعات

عامر خلیل اوپل گجرات

یکم مئی شکاگو کے شہیدوں کی یاد میں یوم مئی منایا جاتا ہے۔

۲ مئی ۱۵۱۹ء:۔ اٹلی کا مشہور مصور لیونارڈو فوت ہوا۔

۳ مئی ۱۹۱۲ء:۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کی وفات

۴ مئی ۱۷۹۹ء:۔ سلطان ٹیپو شہید ہوئے۔

۵ مئی ۱۸۲۱ء:۔ وفات بونا پارٹ۔

۶ مئی ۱۸۳۱ء:۔ حضرت سید احمد شہید اور حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید ہو گئے۔

۱۳ مئی ۱۹۵۱ء:۔ مولانا حسرت موہانی نے وفات پائی۔

۱۴ مئی ۱۹۴۸ء:۔ اسرائیل کے قیام کا اعلان۔

۱۵ مئی ۱۸۵۷ء:۔ میرٹھ سے انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی کا آغاز۔

۱۶ مئی ۱۸۷۹ء:۔ درہ خیبر پر برطانیہ کا قبضہ۔

۲۰ مئی ۱۹۰۶ء:۔ کولمبس وفات پا گیا۔

۲۲ مئی ۱۸۸۵ء:۔ مشہور افسانہ نگار اور عظیم شاعر وکٹر ہیوگو کا انتقال۔

۲۵ مئی ۱۹۶۹ء:۔ جعفری نمیری کی قیادت میں سوڈان میں انقلاب۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء:۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے وفات پائی۔

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء:۔ حضرت حکیم حاجی الحرمین مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ المسیح الاول منتخب ہوئے۔

۲۹ مئی ۱۴۵۳ء:۔ سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ فتح کر لیا۔

۳۱ مئی ۱۹۳۵ء:۔ کوئٹہ میں زلزلہ سے ساٹھ ہزار آدمی مر گئے۔ اور کوئٹہ شہر بالکل تباہ ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہانی

انوکھا ہتھیار

سلیم احمد محمود ۔ مجلس عزیز آباد ۔ کراچی

الجیریا افریقہ کا ایک ملک ہے ۔ بہت عرصہ ہوا کہ الجیریائی عوام کی کسی دوسری قوم کے ساتھ جنگ ہوئی ۔ دشمن بہت زیادہ طاقت ور تھا ۔ اس لئے وہ ایک ایک کر کے الجیریا کے شہروں پر لگاتار قبضہ کرتا چلا گیا ۔ آخر میں دارالحکومت میں قلعہ بند ہو گئے ۔ دشمن چاروں طرف سے قلعہ کو گھیر کر بیٹھ گیا ۔ الجیریائی عوام کے پاس کچھ غلّہ تھا ۔ کچھ دنوں تک تو وہ اسے کھاتے رہے لیکن آخر کب تک ؟ ایک وقت ایسا آیا کہ الجیریائی عوام قحط کا شکار ہو گئے ۔ عوام کے کھانے کے لئے کچھ نہ تھا ۔ اپنے جانوروں کو کیا کھلاتے جانور بھی مرنے لگے ۔

جب عوام کی پریشانی الجیریائی سردار سے نہ دیکھی گئی تو اس نے ایک روز عوام کو جمع کر کے ان سے کہا ۔ "ہم لوگ بھوکے مر سکتے ہیں ۔ لیکن اپنے بچوں کو بلکتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے ۔ اس سے تو اچھا ہے کہ ہم شہر کو دشمن کے حوالے کر دیں ۔" یہ سن کر الجیریائی عوام رو پڑے ۔ اور کہنے لگے کہ وہ ہمیں قیدی بنالیں گے ۔ ہم پر ظلم کریں گے ۔ سردار کہنے لگا ۔ تو ہم اپنے بچوں کو بلکتے دیکھ سکتے ہیں ۔ اتنے میں ایک چھوٹی سی بچی آئی اور سردار سے کہنے لگی :

"میں شہر کو بچا سکتی ہوں ۔"

یہ سن کر وہاں موجود تمام لوگ ہنسنے لگے ۔ پھر سردار نے بچی کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا تمہارا کیا نام ہے ؟

بچی نے جواب دیا ۔ "ارم"

سردار نے پوچھا "تم کس طرح دارالحکومت کو بچا سکتی ہو ؟"

ارم نے کہا : ۔ اپنے آدمیوں سے کہیں کہ ایک بچھڑا کہیں سے لائیں ۔

سردار نے حکم دیا ۔ بہت تلاش کے بعد ایک شخص کے پاس بچھڑا ملا جو اسے بے حد عزیز تھا ۔ ارم نے کہا ۔ "اب کچھ عمدہ اناج لاؤ ۔"

لوگوں نے کہا کہ یہاں تو اپنے کھانے کو کچھ نہیں ۔ بچھڑے کے لئے اناج کہاں سے ملے گا ۔

ارم بولی ! "اگر آزادی چاہتے ہو تو کہیں سے لاؤ ۔"

کہیں سے کچھ چاول اور گیہوں دستیاب ہوا ۔

ارم بولی ۔ "یہ بچھڑے کو کھلاؤ ۔" لوگ شور مچانے لگے ۔ کہ اس سے تو ہمارے کچھ بچوں کا پیٹ بھر سکتا ہے ۔

ارم نے کہا ۔ کہ کیا تم آزادی نہیں چاہتے ؟

لوگوں نے یہ سن کر تمام اناج بچھڑے کو کھلا دیا ۔

اب ارم بولی اسے قلعے کے دروازے کے باہر چھوڑ دو ۔

لوگ پھر شور مچانے لگے ۔ مگر ارم نے کہا کہ کیا آزادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں چاہتے؟

لوگوں نے بچھڑے کو قلعے کے باہر چھوڑ کر دشمن کی طرف بھگا دیا۔ اور دروازہ بند کر لیا۔

اِرم نے لوگوں سے کہا۔ اب جاؤ کل دیکھنا کیا ہوتا ہے۔ لوگ کانا پھوسی کرتے ہوئے چلے گئے۔

دوسرے روز سب لوگ صبح سویرے جمع ہو گئے اور سردار کے ساتھ قلعے کی دیوار پر چڑھ کر باہر دیکھنے لگے۔ اور پھر لوگ خوشی سے ناچنے لگے۔ کیونکہ دشمن جا چکا تھا۔

لوگوں نے ارم سے دشمن کے جانے کی وجہ پوچھی۔ اِرم نے کہا۔ مجھ سے نہیں ان لوگوں سے پوچھو جو دشمن کے قبضے میں تھے۔

سردار اور تمام لوگ دروازہ کھول کر باہر گئے اور ایک گاؤں پہنچ کر لوگوں سے دشمن کے جانے کی وجہ پوچھی۔ گاؤں والوں نے جواب دیا۔

"جب تم لوگوں نے بچھڑے کو باہر بھگایا تو دشمن کی فوجوں نے پہلے تو اسے حیرت سے دیکھا۔ پھر پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے۔ بادشاہ نے اسے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ جب اُس کا پیٹ چاک ہوا تو اس سے گیہوں اور چاول نکلے۔ لوگوں نے بادشاہ سے کہا کہ اُلجیریائی عوام کے پاس بہت غلّہ ہے وہ تو مویشیوں کو بھی غلّہ کھلا رہے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ مویشی بھی بہت ہیں۔ اسی لئے باہر بھگا رہے ہیں۔ ہم کب تک ان کا محاصرہ کئے رہیں گے؟ اور اس طرح دشمن کی فوجیں فرار ہو گئیں۔

سردار یہ سُن کر بہت خوش ہوا اور اس نے ارم کی عقلمندی کی بڑی تعریف کی اور اُسے مُنہ مانگا انعام دیا۔

چھٹی کی درخواست

گذارش ہے فدوی کی سرکار میں
کہ عرضی ہو منظور دربار میں
مَیں کل سے بہت سخت بیمار ہوں
مَیں اسکول آنے سے لاچار ہوں
مجھے آج رخصت عطا کیجیئے
رجسٹر پہ چھٹی لگا دیجئے
مَیں بیماری سے جب شفا پاؤں گا
تو فوراً ہی اسکول چلا آؤں گا
نوازش بہت ہو گی سرکار کی
کہ عرضی ہو منظور بیمار کی

(عبدالبصیر جندران۔ نواب شاہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننھے ادیب

حضرت جنید بغدادیؒ

کسی زمانے میں ایک بادشاہ کے دربار میں ایک نامی گرامی پہلوان تھا۔ اس کے سامنے بڑے سے بڑا پہلوان بھی نہ ٹھہر سکتا تھا۔ اس لئے اس سے کشتی جیتنے والے کے لئے ایک لاکھ روپے انعام مقرر تھا مگر کسی کی ہمت نہ پڑتی کہ اس سے لڑے۔ ایک دن ایک دُبلا پتلا نوجوان دربار میں آیا اور اُسے لڑنے کا چیلنج کیا تو وہ پہلوان کہنے لگا کہ تم جیسے کمزور شخص سے لڑنا میری توہین ہے مگر وہ شخص کہنے لگا۔ اگر تو نہیں لڑنا چاہتا تو پھر ہار مان لے اور ایک لاکھ کا انعام مجھے دلوا دے۔ یہ سن کر اس پہلوان کا چہرہ سُرخ ہو گیا اور اس نے کہا کہ کل ہم دونوں کا مقابلہ شاہی اکھاڑے میں سب لوگوں کے

کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ دونوں پہلوان بھی اکھاڑے میں آ گئے اور اپنے اپنے لنگوٹ کس لئے۔ جب پہلوان ہاتھ ملانے لگے تو اس شخص نے پہلوان سے کہا کہ جنگل میں ایک قافلہ بھوکا ہے میں اُس قافلے کا آدمی ہوں۔ اگر تو مجھ سے ہار جائے اور میں انعام لے کر اپنے قافلے کے لئے غلّے کا انتظام کروں تو خدا تجھ سے خوش ہوگا۔ پہلوان مان گیا اور جب مقابلہ شروع ہوا تو اسنے تھوڑے بہت داؤ استعمال کئے تاکہ لوگوں کو شک نہ ہو اور وہ اس طریقے سے لڑا کہ لوگوں نے سمجھا کہ اس نے بہت کوشش کی۔ پھر آخر میں جب اس دُبلے آدمی نے اس پہلوان کو گرایا اور وہ اس کے سینے پر چڑھ بیٹھا تو لوگوں نے اسے کندھوں پر اُٹھا لیا اور بادشاہ نے اسے ایک لاکھ کے انعام سے نوازا تو اس نے جا کر اس رقم سے قافلے کی مدد کی۔ قافلے والوں نے اس پہلوان کو بہت دعائیں دیں۔ دوسری طرف گرنے والا پہلوان اکھاڑے سے اُٹھا اور گھر گیا۔ راستے میں لوگوں نے اس پر انگلیاں اٹھائیں اور بے شمار فقرے کسے۔ مگر اس نے ان سب کی باتیں سُنی اَن سُنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنگ کیا۔ مگر وہ برداشت کر گیا۔ اس نے سوچا کہ اگر میں خدا کے خوش ہونے کے لئے ہار گیا تو مجھے سارے کام خدا کی خوشی کے لئے کرنے چاہئیں۔

اگلے روز صبح وہ مولوی صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ آپ میری ساری دولت لے لیں اور مجھے قرآن اور حدیث کی تعلیم دیں۔ مگر مولوی صاحب نے اسے مفت تعلیم دی اور وہ تعلیم پا کر ایک بڑے بزرگ بنے جن کا نام حضرت جنید بغدادی رح تھا۔ آپ پہلے پہلوانی کرتے تھے۔ آپ خدا کی خوشی کے لئے ہار گئے۔ اور قافلے والوں کی دعاؤں نے آپ کو بزرگ کے درجے تک پہنچا دیا۔

(محمد اصغر کراچی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد احمدیت کے مخالفین کا خیال تھا کہ یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے نظام خلافت کی برکت سے جماعت کو ہر قسم کی تائید و نصرت سے نوازا اور ہر دن جو جماعت پر چڑھا وہ فتح و ظفر کا پیغام لایا۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تو حضرت مولوی نور الدین رض اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت کے تحت خلیفۃ المسیح الاوّل منتخب ہوئے۔

۲۷ مئی کو آپ رض کے دست مبارک پر ساری جماعت نے مع جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ بیعت کی اور آپ رض نے حضورؑ کی نماز جنازہ پڑھائی

اپنی خلافت کے شروع میں آپ نے قلم و زبان کے ذریعے مخالفین کے اعتراضات کے جواب دئے اور تبلیغ کے لئے باقاعدہ واعظین مقرر فرمائے۔

۱۹۰۹ء میں ایک اخبار "نور" جاری ہوا۔ خلافت کے تیسرے سال "وَسِّعْ مَكَانَكَ" کے حکم کے تحت متعدد پبلک عمارتیں تعمیر ہوئیں جن میں سے بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ توسیع مسجد اقصیٰ۔ محلہ دار العلوم میں مسجد نور وغیرہ ہیں۔

ملک سے باہر احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے سنگاپور اور سیلون میں تبلیغی وفد بھجوانے کی بھی آپ نے ہی تجویز فرمائی جس کی تکمیل خلافت ثانیہ میں ہوئی۔ نیز اسی سال میں آپ رض نے اپنے آقا کی طرح "اَلْاِنْذَار" کے نام سے ایک اعلان شائع کیا۔ اور مخالفین کو ان کے تکبر، شوخی اور بدزبانی سے باز رہنے اور نیکی کی طرف قدم بڑھانے کی تلقین فرمائی۔ اندرون ملک آپ رض نے کئی علماء کو مختلف اجلاسوں میں شمولیت کے لئے میرٹھ اور مونگیر بھجوایا۔ اور ایک وفد تبلیغ کے لئے یو پی بھجوایا۔

خلافت کے چوتھے سال میں سیدنا حضرت محمود رض نے آپ کی اجازت سے تبلیغ کو تیز اور مؤثر بنانے کے لئے ایک انجمن "انصار اللہ" کے نام سے قائم کی۔ اسی سال یعنی ۱۹۱۱ء میں آپ رض نے اپنے بھیرہ کے مکان کو مسجد احمدیہ میں منتقل کرنے کے لئے وقف کر دیا۔ جو اب مسجد نور احمدیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اسی سال آپ رض کی اجازت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بغرض تعلیم انگلستان روانہ ہوئے۔ آپ نے وہاں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی سعادت بھی پائی۔

آپ کی خلافت کے کارناموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ نے خلافت کے مقام کی عظمت کو خوب کھول کر بیان فرمایا۔ اور آپ کے ذریعہ سے نظام خلافت کو استحکام حاصل ہوا۔

۱۹۱۲ء میں خواجہ کمال الدین صاحب آپؓ کی اجازت سے انگلستان روانہ ہوئے۔ اسی سال انجمن مبلغین کا قیام عمل میں آیا۔ "خطبات نور" کی اشاعت ہوئی۔ اور اسی سال آپؓ نے حضرت چوہدری فتح محمد سیال رضؓ کو یورپ کے سب سے پہلے مبلغ کے طور پر انگلستان بھجوایا۔

۱۸ جون ۱۹۱۳ء کو اخبار الفضل کا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضؓ نے اجراء فرمایا۔ یہ نام خود آپ نے ہی رکھا۔ اسی سال دسمبر میں خلافت اولیٰ کا آخری جلسہ سالانہ ہوا جس میں آپ نے دو ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔

وسط جنوری ۱۹۱۴ء میں آپؓ بیمار ہو گئے تھے۔ علالت کے باوجود قرآن و حدیث کا درس جاری رکھا۔

اپنی بیماری کے دوران آپ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضؓ کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔

۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو جب آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو آپ نے ایک وصیت لکھوائی جس کا اہم حصہ یہ تھا۔

"میرا جانشین متقی ہو۔ ہر دلعزیز عالم باعمل ہو۔ حضرت صاحبؑ کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی و درگذر کو کام میں لاوے۔ میں سب کا خیر خواہ تھا وہ بھی سب کا خیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔"

آپ کی وفات کے بعد سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو خلیفۃ المسیح الثانی منتخب کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ہی آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ مسیح محمدی کے اس خلیفہ پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے جو زندگی بھر تعلیم قرآن کرتا رہا اور اپنی متضرعانہ دعاؤں سے تمام بنی نوع کی بھلائی کا طالب رہا۔ (خلیل احمد۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ:۔

"ایک دفعہ جب میں ابھی بچہ تھا۔ ہماری والدہ صاحبہ یعنی حضرت ام المومنین نے مجھ سے مزاح کے رنگ میں بعض پنجابی الفاظ بتا بتا کر ان کے اردو مترادف پوچھنے شروع کئے۔ اس وقت میں یہ سمجھتا تھا کہ شاید حرکت کے لمبا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے سے ایک پنجابی لفظ اردو بن جاتا ہے۔ اس خود ساختہ اصول کے ماتحت میں جب اُوٹ پٹانگ جواب دیتا تھا تو والدہ صاحبہ بہت ہنستی تھیں اور حضرت صاحب بھی پاس کھڑے ہنستے جاتے تھے۔ اسی طرح حضرت صاحب نے بھی مجھ سے ایک دو پنجابی الفاظ بتا کر ان کی اُردو پوچھی اور پھر میرے جواب پر بہت ہنسے۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ اس وقت میں نے کُتا کی اُردو کُتا بتائی تھی۔ اور اس پر حضرت صاحب بہت ہنسے تھے۔"

(حیات بشیر صفحہ ۱۱-۱۲)

آپ کی ہمشیرہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کے بچپن سے متعلق ذکر کرتے ہوئے لکھا:-

"میری ہوش میں پہلا نظارہ منجھلے بھائی رضی اللہ عنہ کے بچپن کا مجھے بہت صاف یاد ہے۔ وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کہیں باہر سے تشریف لائے تھے۔ گھر میں خوشی کی لہر سی دوڑ گئی تھی۔ آپ آکر بیٹھے میں پاس بیٹھ گئی اور سب مع حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا بھی بیٹھے تھے۔ کہ ایک فراخ سینہ، چوڑے منہ والا ہنس مکھ لڑکا۔ سرخ جوگوشیہ ٹوپی پہنے بے حد خوشی کے اظہار کے لیے حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے کبھی اِدھر اُدھر اُچھلنے کودنے لگا۔ یہ میرے پیارے منجھلے بھائی تھے۔ حضرت اقدس مسکرا رہے ہیں۔ دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ

آپ حضرت مسیح موعودؑ کو بچپن میں "تو" کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ حضرت اماں جانؓ روکتی تھیں کہ اب تم "تو" نہ کہا کرو۔ تو حضرت مسیح موعودؑ فرماتے:-

"تم رہنے دو نہیں اس کے منہ سے مجھے
"تو" کہنا پیارا لگتا ہے۔"

پھر ذرا بڑے ہوئے تو خود ہی "تو" کہنا چھوڑ دیا۔ مگر ایسا حجاب رہا کہ تم یا آپ بھی نہ کہا۔ یونہی بات کر لیتے مگر "تو" کی جگہ کچھ نہ کہتے۔ طبیعت میں سنجیدگی اور حجاب بہت جلدی پیدا ہو گیا تھا۔ بہت کم بولتے اور کم ہی بے تکلف ہو کر سامنے آتے تھے۔ ویسے طبیعت میں لطیف مزاح بچپن سے لے کر اب تک تھا۔ ایسی بات کرتے چپکے سے کہ سب ہنس پڑتے اور خود وہی سادہ سا منہ بنائے ہوئے۔ حضرت اماں جان فرماتی تھیں کہ اوّل تو بچوں کو کبھی میں نے مارا نہیں۔ ویسے ہی کسی شوخی پہ اگر دھمکایا بھی تو میرا بُشری (حضرت اماں جانؓ پیارے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو بشری کہہ کر پکارا کرتی تھیں۔ ناقل) ایسی بات کرتا کہ مجھے ہنسی آ جاتی اور غصہ دکھانے کی نوبت بھی نہ آنے پاتی۔

ایک دفعہ شاید کپڑے بھگو لینے پر ہاتھ اُٹھا کر دھمکی دی تو بہت گھبرا کر کہنے لگا

"نہ اماں کہیں چوڑیاں نہ ٹوٹ جائیں"

اور حضرت اماں جان نے مسکرا کر ہاتھ نیچے کر لیا۔"

(حیات بشیر صفحہ ۱۶۲-۱۶۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دماغ لڑاؤ

مرتبہ :- وسیم احمد ظفر۔ ربوہ

نوٹ :- اپنے جوابات ۳۰ اکتوبر تک مدیر تشحیذ کے نام بھجوائیں درست جوابات بھجوانے والے بچوں کے نام شائع کئے جائیں گے۔ (مدیر)

۱۔ اللہ تعالیٰ کے "خ" سے شروع ہونے والے اسماء لکھیں۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "ت" سے شروع ہونے والی کتب کے نام لکھیں۔

۳۔ محمود اور خالد کے پاس کچھ رقم تھی۔ محمود نے خالد سے کہا کہ اگر آپ مجھے پندرہ روپے دے دیں تو میرے پاس آپ کی رقم سے دگنی رقم ہو جائے گی۔ خالد نے محمود سے کہا اگر آپ مجھے پندرہ روپے دے دیں تو میرے پاس آپ کی رقم سے پانچ گنا زیادہ رقم ہو جائے گی۔ بتاؤ ہر ایک کے پاس کتنی رقم تھی؟

۴۔ وہ کونسا چار حرفی لفظ ہے جس کے پہلے دو حرف کاٹنے سے فارسی زبان کا ایک ایسا لفظ بن جاتا ہے جس کا استعمال انسانی زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔ اور آخری ایک حرف کاٹنے سے ایک پالتو جانور کا نام بن جاتا ہے۔

۵۔ میں ایک آسمانی کتاب ہوں۔ بتائیے تو بھلا کونسی؟

(۱) میرے نام کا پہلا حرف تمبو میں ہے کھمبے میں نہیں۔
(۲) میرے نام کا دوسرا حرف کتاب میں ہے کاپی میں نہیں۔
(۳) میرے نام کا تیسرا حرف خانو میں ہے چچا میں نہیں۔
(۴) میرے نام کا چوتھا حرف انجیر میں ہے دکان میں نہیں۔

۶۔ عبارت پڑھیے :-

ایکتیلیکتینبیٹھے

۷۔ فصلوں کے نام تلاش کریں :-

(۱) آج وہ سب سوائے غیر حاضر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ii) مشین گن دم بھر میں ہزاروں افراد کو ہلاک کر دیتی ہے۔
(iii) میرے چچا ولیمہ کی دعوت کھانے گئے ہوئے ہیں۔
(iv) جام کئی قسموں کے ہوتے ہیں۔

۸ - پہیلی بوجھیں :-
دن کو سوئے رات کو روئے ۔ جتنا روئے اتنا کھوئے ۔

۹ - اشارات کی مدد سے شخصیت معلوم کریں :-
شمشیر اعزازی ، نشان حیدر ، ۱۹۶۵ ، تمغہ طلائی ۔

۱۰ - قرآن مجید کا ترجمہ برصغیر کی زبانوں میں سب سے پہلے کس زبان میں ہوا ۔
۱۱ - جماعت احمدیہ میں خلافت کس تاریخ کو قائم ہوئی ؟
۱۲ - مقبرہ جہانگیر کس نے تعمیر کرایا ؟

جوابات دماغ لڑاؤ ۵

(۱) اَلْحَکِیْمُ - اَلْحَکَمُ - اَلْحَسِیْبُ - اَلْحَفِیْظُ - اَلْحَقُّ
حکمت والا، فیصلہ کرنے والا، کفایت کرنے والا، حفاظت کرنے والا، سچا مالک
اَلْحَمِیْدُ - اَلْحَیُّ - اَلْحَلِیْمُ -
خوبیوں والا، زندہ، تحمل والا

(۲) پرانی تحریریں - پیغام صلح (۳) ۱۴ پھول (۴) برما
(۵) مسلسل تین مہینے سے بڑی غمگین ہوں ۔
(۶) (۱) مونگ (۲) مسور
(۷) حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
(۸) قوس قزح (۹) ایشیا
(۱۰) ۲۱ اپریل ۱۹۵۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شگفتہ شگفتہ

مرتبہ:۔ عبد الحلیم احمد - ربوہ

(۱) حضرت عبدالکریم صاحب مرحوم روایت کرتے ہیں کہ جس دن سپرنٹنڈنٹ پولیس حضرت مسیح موعودؑ کے مکان کی تلاشی کے لئے اچانک قادیان آیا۔ ادھر ہمارے نانا جان میر ناصر نواب صاحب مرحوم کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ سخت گھبراہٹ کی حالت میں حضرت مسیح موعودؑ کے پاس بھاگے گئے اور غلبۂ رقت کی وجہ سے بڑی مشکل کے ساتھ عرض کیا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس وارنٹ گرفتاری کے ساتھ ہتھکڑیاں لے کر آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اس وقت اپنی کتاب "نور القرآن" تصنیف فرما رہے تھے۔ سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے فرمایا:۔

"میر صاحب! لوگ دنیا کی خوشیوں میں چاندی سونے کے کنگن پہنا کرتے ہیں۔ ہم سمجھیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے رستہ میں لوہے کے کنگن پہن لئے!"

پھر ذرا تامل کے ساتھ فرمایا:۔

"مگر ایسا نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی حکومت اپنے خاص مصالح رکھتی ہے۔ وہ اپنے خلفاء اور مامورین کے لئے اس قسم کی رسوائی پسند نہیں کرتا۔"

(۲)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جبکہ ان کی عمر چار برس کی تھی بہت سے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اور اسی اثناء میں انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے ایک نہایت ضروری مسودے کو جلا کر راکھ کر دیا۔ حضورؑ مضمون لکھ رہے تھے اور جب سیاق عبارت کے لئے ضرورت پڑی تو مضمون کی تلاش ہوئی اور سب لوگ حیران اور فکرمند تھے کہ اب کیا ہوگا۔ اور ایک نہایت ناگوار نظارہ کا آنا گھر والوں کو متوقع تھا۔ لیکن حضورؑ کو معلوم ہوا کہ مسودہ جل چکا ہے تو حضورؑ نے مسکرا کر فرمایا:۔

"خوب ہوا اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی بڑی مصلحت ہوگی اور اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے۔"

(۳)

حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ ایک دفعہ کسی بحث کے دوران میں کسی شوخ مخالف نے حضرت مسیح موعودؑ سے کوئی حوالہ طلب کیا اور بحث میں حضورؑ کو بزعم خود شرمندہ کرنے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض سے اُسی وقت اسی حوالہ کے پیش کیے جانے کا مطالبہ کیا۔ وہ حوالہ تو بالکل درست اور صحیح تھا مگر اتفاق سے اُس وقت یہ حوالہ حضرت مسیح موعودؑ کو یاد نہیں تھا اور نہ اُس وقت آپ کے حاضر الوقت خادموں میں سے کسی کو یاد تھا۔ لہٰذا وقتی طور پر دشمن کی خوشی کا اندیشہ پیدا ہوا۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ نے بڑے وقار کے ساتھ صحیح بخاری کا ایک نسخہ منگوایا اور اسے ہاتھ میں لے کر یونہی جلد جلد اس کی ورق گردانی شروع کر دی اور پھر ایک ورق پر پہنچ کر فرمایا کہ یہ لو حوالہ موجود ہے۔ دیکھنے والے سب حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہوا کہ حضورؑ نے کتاب کے صفحات پر نظر تک نہیں جمائی اور حوالہ نکل آیا۔

بعد میں کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا کہ حضورؑ یہ کیا بات تھی کہ حضور پڑھنے کے بغیر ہی صفحے الٹتے گئے اور آخر ایک صفحہ پر رُک کر حوالہ پیش کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میں نے کتاب ہاتھ میں لے کر ورق اٹھانے شروع کئے تو مجھے یوں نظر آتا تھا کہ اس کتاب کے سارے صفحے بالکل خالی اور کورے ہیں اور اُن پر کچھ لکھا ہوا نہیں اس لیے میں اُن کو دیکھنے کے بغیر جلد جلد الٹاتا چلا گیا۔ آخر مجھے ایک صفحہ نظر آیا جس پر کچھ لکھا ہوا تھا اور مجھے یقین ہوا کہ خدا کے فضل و نصرت سے یہ وہی حوالہ ہے جس کی مجھے ضرورت ہے اور میں نے بلا توقف مخالف کے سامنے یہ حوالہ پیش کر دیا اور یہ وہی حوالہ تھا جس کا فریق مخالف کی طرف سے مطالبہ تھا۔"

(سیرۃ المہدی [illegible])

(۴۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:-

"حیدرآباد کے جو نظام تھے اُن کے ایک چچا زاد بھائی کا بیٹا مجھے ملنے کے لئے قادیان آیا۔ اُسی نے کسی مقصد کے لئے مجھ سے دُعا کروانی تھی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ ایسے لوگ روز روز کہاں قابو آتے ہیں۔ انہیں اچھی طرح نصیحت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ شام کا کھانا میں نے ان کو اپنے ساتھ ہی کھلایا اور پھر میں نے انہیں نصیحتیں کرنی شروع کر دیں اور گیارہ بارہ بجے تک انہیں سمجھاتا رہا۔ میں نے کہا بتاؤ تم نماز پڑھتے ہو یا؟ وہ کہنے لگا۔ گھر پر تو کبھی پڑھ ہی لیتے ہیں مگر سفر میں صفائی وغیرہ کا چونکہ پورا انتظام نہیں ہوتا اس لئے نماز نہیں پڑھی جاتی۔ میں نے کہا تم لاکھوں روپیہ کے مالک ہو اور اب بھی تم آئے ہو تو پانچ سات نوکر تمہارے ساتھ ہیں اگر تمہارا یہ حال ہے تو غرباء کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ حالانکہ غرباء پر بھی نماز معاف نہیں۔ جیسے تم پر فرض ہے ویسے ہی اُن پر فرض ہے۔ مگر تمہیں ان کے مقابلہ میں بیسیوں سہولتیں حاصل ہوتی ہیں۔ تم نے گاڑی کے کمرے ریزرو کرائے ہوتے ہیں اور تم مزے سے اُن میں لیٹے ہوئے آتے ہو تم خدا تعالیٰ کو کیا جواب دو گے اور نماز نہ پڑھنے کا کیا عذر پیش کرو گے۔ ایک غریب تو یہ کہہ دیگا کہ اللہ میاں مجھے غصہ آگیا کہ میرے خدا نے مجھے نہیں پوچھا تو میں اس کی عبادت کیوں کروں۔ اس کا یہ جواب چاہے پاگلانہ ہو مگر بہرحال کچھ نہ کچھ جواب تو ہے لیکن تمہارے پاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبرنامہ تشحیذ

جدید ٹیلیویژن

ایک جاپانی فرم نے ایک ایسا ٹیلی ویژن تیار کیا ہے جس کے دونوں جانب تصویریں نظر آتی ہیں۔ یہ ٹیلی ویژن دو کمروں میں بیٹھ کر دیکھا جا سکے گا۔

(مرسلہ: ندیم احمد بٹ سیالکوٹ)

انوکھی وصیت

فلاڈلفیا (امریکہ) کا سیموئیل براڈ بہت زیادہ سگار پیتا تھا۔ اس کی بیوی کو سگار سے سخت چڑ تھی اور وہ اس کو گھر پہ سگار نہیں پینے دیتی تھی۔ سیموئیل براڈ ایک حادثے کا شکار ہوا اور اس شرط پر اپنی لاکھوں پونڈ کی جائیداد اپنی بیوی کے نام کر دی کہ وہ روزانہ پانچ سگار ضرور پیا کرے گی۔ بیوی نے شوہر کی اس شرط کو منسوخ کرانے کی کوشش کی مگر بے سود۔ بالآخر اسے روزانہ پانچ سگار پینے پڑے۔

(قدسیہ نور۔ حجرہ شاہ مقیم)

دنیا کا بہترین کاتب

ٹامس شواٹکر نامی جرمن باشندہ پیدائشی طور پر مفلوج تھا۔ اس کے دونوں بازو غائب تھے۔ وہ نہ ٹھیک سے بیٹھ سکتا اور نہ کھڑا ہو سکتا تھا۔ لیکن وہ اپنے عہد کا بہترین کاتب تھا۔ وہ اپنے پاؤں کی انگلیوں سے پکڑ کر اتنی خوبصورت کتابت کرتا تھا کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے۔

دانت کا دانت ریڈیو کا ریڈیو

امریکہ میں مشی گن یونیورسٹی کے دندان ساز سکول میں ایک پروفیسر اور ایک انجنیئر نے عام جسامت کا ایک ایسا دانت بنایا ہے جس کے اندر ننھے منے چھ ریڈیو ٹرانسمیٹر نصب کئے گئے ہیں۔ ان ٹرانسمیٹروں کو تیار کرنے میں دو سال کا عرصہ لگا ہے۔ اگر یہ دانت منہ میں لگایا جائے تو کھانا چبانے کے علاوہ نشریات کا کام بھی دیتا ہے۔ ان چھ ٹرانسمیٹروں کے علاوہ اس دانت میں اٹھائیس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت سی آفات بھی ہیں۔ جن میں ایک ایپل اور کچھ بیٹریاں بھی شامل ہیں۔

(زاہدہ سلام۔ ربوہ)

اکیڈمی

اکیڈمی ایک یونانی اصطلاح ہے جو عام طور پر اُن جگہوں اور خاص طور پر اُن درختوں کے لئے استعمال ہوتی ہے جن کے نیچے افلاطون درس دیا کرتا تھا۔ لیکن آج کل اکیڈمی کا لفظ اعلیٰ تعلیمی اداروں اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح کا ایک ادارہ "فرنچ اکیڈمی" کے نام سے ۱۶۳۵ء میں جاری ہوا۔ اس کے علاوہ کسی خاص مضمون کو سکھانے کے لئے بھی اکیڈمیاں بنتی ہیں۔ مثلاً تاریخ۔ ڈاکٹری۔ موسیقی اور فنون لطیفہ وغیرہ۔ اس قسم کا ایک ادارہ لندن رائل اکیڈمی آف آرٹس" کے نام سے ۱۷۶۸ء میں جاری ہوا۔ جس کے پہلے سربراہ اعلیٰ سر جوشا رینالڈ تھے۔ "برٹش اکیڈمی" تاریخ اور فلسفہ کی ترقی کے لئے شاہی فرمان کے تحت ۱۹۰۲ء میں جاری ہوئی۔

(محمد عمر دراز تنویر۔ لاہور)

چھلانگ

انگلستان کے کسی قید خانے میں ایک قیدی جان سان نامی تھا۔ ایک دفعہ اس کو کہیں لے جایا جا رہا تھا۔ وہ سپاہیوں کے ایک دستے کے ساتھ تھا۔ سپاہی اسے دونوں طرف سے زرغے میں لئے ہوئے تھے کہ "جان سان" نے اچانک چھلانگ لگائی اور دوسری چھلانگ میں ہی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ بعد میں اس کی چھلانگوں کا فاصلہ ناپا گیا تو ایک چھلانگ کا فاصلہ ۴۰ فٹ ۱۱ انچ تھا۔ تبھی تو وہ ایک دو چھلانگوں میں ہی فرار ہو گیا۔

(مرسلہ: قیصرہ نور تجرہ شاہ مقیم)

مجلس خدام الاحمدیہ کا

سالانہ اجتماع

۱۹۔۲۰۔۲۱ اکتوبر

کو

ربوہ میں ہو رہا ہے۔ اس میں خدام بھائیوں سے شمولیت کی درخواست ہے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

مکالمہ (باورچی خانے کا استعمال)

جمیلہ اور نسیم دو بہنیں ہیں۔ ایک روز ان دونوں کے درمیان باورچی خانہ کے استعمال پر کچھ بات چیت ہوئی۔ آئیے ہم بھی ان کی گفتگو سنیں۔

نسیمہ۔ جمیلہ آپی۔ آپ باورچی خانہ کے استعمال میں اتنی ماہر ہیں کہ آپ کی سلیقہ شعاری پہ رشک آتا ہے۔ آج آپ مجھے بھی اس کے استعمال کے سلسلے میں ہدایات دیں۔ تاکہ آپ کی ہنرمندی سے میں بھی کچھ حصہ لے سکوں۔

جمیلہ:۔ پیاری بہن۔ باورچی خانہ ہر گھرانے کی بنیادی ضرورت ہے۔ عورت ذات ہونے کے ناطے ہر بہن اور ہر بیٹی کو اس کے استعمال کا ماہر ہونا چاہیئے۔ ہاں تو آپ نے اس کے استعمال کے بارہ میں ہدایات پوچھی ہیں تو سنو!

پہلی بات تو یہ ہے کہ باورچی خانہ کی صفائی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ باورچی خانہ گندا ہوگا تو کیڑے مکوڑے پیدا ہوں گے جو خوراک کو بھی خراب کریں گے اور بیماریاں بھی جنم لیں گی۔

نسیم:۔ ٹھہریئے گا آپی! میں قلم اور کاغذ سنبھال لوں۔ تاکہ آپ کی ان باتوں کو محفوظ کر لوں۔

جمیلہ:۔ ہاں تو میں آپ کو بتا رہی تھی۔ باورچی خانہ کی صفائی ضروری ہے۔ کیونکہ گندا باورچی خانہ دیکھنے میں بھی بہت برا معلوم ہوتا ہے۔ گندے باورچی خانہ میں کھانا بھی صحیح طریقے سے اور سلیقہ سے نہیں پکایا جا سکتا۔ نگے ہاتھوں باورچی خانہ میں کھانا پکانے اور صفائی سے متعلق کرنے کے لیے چند امور بھی میں آپ کو بتاتی ہوں

۱۔ کھانا پکانے سے پہلے اپنے ہاتھ اور ناخن اچھی طرح صاف کرنے چاہئیں۔

۲۔ کھانا پکاتے وقت اگر ایپرن کا استعمال کیا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو کپڑے گندے نہیں ہوتے۔

۳۔ کام کرتے وقت اونچی ایڑی والے جوتے نہیں پہننے چاہئیں۔

۴۔ کھانا پکاتے وقت بالوں اور کپڑوں کو ہاتھ نہیں لگانا چاہیئے۔ اگر ہاتھ لگ بھی جائے تو فوراً دھو لینا چاہیئے۔

۵۔ کام کرتے وقت کھانسی یا چھینک آجائے تو پرے ہٹ جانا چاہیئے۔ یا مُنہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیئے۔

۶۔ صرف اتنے ہی برتن کام میں لانے چاہئیں جن کی ضرورت ہو۔ بلا ضرورت برتن گندے نہیں کرنے چاہئیں۔

۷۔ اگر کوئی چیز فرش پر گر جائے تو فرش کو اسی وقت فوراً صاف کر دیں۔

۸۔ سبزی بنانے کے بعد اس کا کچرا فوراً کسی ڈبے میں ڈال دینا چاہیئے۔

۹۔ باورچی خانہ میں داخل ہوتے ہی پہلے ہر جگہ کی جانچ پڑتال کرنی چاہیئے۔ باورچی خانہ کی جالی اور دروازے ہمیشہ بند رکھیں تاکہ باورچی خانہ مکھیوں سے پاک رہے۔

نسیمہ :۔ اچھی آپی! قطع کلامی معاف چند تدابیر میں بھی عرض کروں؟

جمیلہ :۔ ہاں ہاں۔ ضرور۔ ضرور۔

نسیمہ :۔ (۱) باورچی خانہ میں کام کرنے سے پہلے میں اپنے کام کی جگہ صفائی کروں گی

اور تمام چیزوں کو ضرورت کے لحاظ سے ترتیب دوں گی۔

۲۔ کھانا پکانے کے لئے میں ہمیشہ قلعی دار برتن استعمال کروں گی۔

۳۔ چولہا استعمال نہ کرنا ہوگا تو اُسے بجھا دوں گی۔

جمیلہ :۔ واہ رے نسیم۔ آپ نے تو بہت اچھی بات کہی۔

نسیمہ :۔ اچھی آپا! اب گرمیوں کا موسم بھی آیا ہی چاہتا ہے۔ آپ تو ہر قسم کی چیزیں تیار کرنے میں ماہر ہیں۔ چلتے چلتے لیموں کی سکنجبین بنانے کا طریقہ بھی بتاتے چلیئے گا۔

جمیلہ :۔ لو بھئی! آج آپ کی یہ خواہش بھی پوری کئے دیتے ہیں۔

ضروری اشیاء :۔

(۱) لیموں ایک عدد۔ (۲) چینی چار چائے کے چمچے۔ (۳) ایک گلاس (۴) برف۔

طریقہ :۔

(۱) پہلے ایک گلاس میں ۴ چمچے چینی حل کریں۔

(۲) برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پانی میں ڈال دیں۔

(۳) ایک لیموں نچوڑ کر اس کا رس گلاس میں ڈال دیں اور پھر چمچے سے ہلائیں۔ لیجیے سکنجبین تیار ہے۔

نسیمہ :۔ شکریہ آپی! آج آپ نے بہت اچھی اچھی باتیں بتائیں۔ انشاء اللہ میں ضرور باورچی خانہ کے استعمال میں ان ہدایات کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اختیار کروں گی اور اپنی سہیلیوں کو بھی بتاؤں گی۔

جمیلہ :۔ شکریہ ۔

(نسیم صدیقی کوٹ عبدالمالک)

لیموں کا اچار

لیموؤں کا موسم آنے والا ہے اس لئے میں آپ کو لیموں کا اچار بنانے کا طریقہ بتاتی ہوں۔
ایک سیر لیموں لے کر اُن کو دو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر لیں۔ اس کے بعد شیشے کے کسی صاف برتن میں نصف لیموؤں کا رس نچوڑ لیں اور وہ لیموں بھی اس ہی ڈال دیں۔ پھر آدھ پاؤ نمک ڈال دیں اور برتن کو ہر روز تقریباً آدھ گھنٹہ دھوپ میں رکھیں۔ چند روز میں نہایت لذیذ اچار تیار ہوگا۔ اگر پسند ہو تو اس میں ہری مرچیں بھی ڈال لیں۔ یاد رکھیں کہ اچار تیار ہو جانے کے بعد اسے دھوپ میں نہ رکھیں۔

(نگہت سلطانہ منڈی مریدکے)

مختلف دھبے دُور کرنے کے طریقے

(۱) سیاہی کا داغ دُور کرنے کے لئے اسے گرم دودھ میں پانچ منٹ رکھیں اور پھر صابن سے دھو لیں۔

(۲) سالن کا داغ۔ گرم پانی میں رکھنے سے دُور

ہو جاتا ہے

۳۔ پان کا دھبہ :۔ اس کے لئے بہت گرم پانی میں نمک ملا کر آہستہ آہستہ رگڑیں اور اس کے بعد بہترین صابن سے دھوئیں۔

۴۔ چائے کا داغ :۔ گرم دودھ میں تقریباً ایک گھنٹہ رکھیں اور پھر دھوئیں۔ داغ دور ہو جائیگا۔

(امۃ الحفیظ نگہت)

انڈوں کی کھیر

اشیاء :۔ انڈے آٹھ عدد۔ چاول ایک چھٹانک دودھ ایک سیر۔ چینی حسب ذائقہ۔

ترکیب :۔ پسے ہوئے چاول دودھ میں ڈال کر پکائیں۔ پھر انڈے پھینٹ کر ان میں ملا دیں۔ کفگیر برابر چلاتی رہیں۔ اچھی طرح پک جانے پر چینی ملا دیں کفگیر ضرور چلاتی رہیں۔ جب گاڑھی ہو جائے تو اتار لیں۔ اور ٹھنڈا ہونے کے لئے رکھ دیں۔ لیجئے کھیر جم گئی ہے اور پیش کرنے کے لئے حاضر۔

(طیبہ چوہدری۔ واہ کینٹ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

ابھی تک بعض مجالس نے اطفال کی فہرست تجنید نہیں بھجوائی۔ براہ کرم جلد از جلد فہرست تجنید مکمل کر کے دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشیدہ کاری

تکیے اور میز پوش کے لئے

نسرین مبارک
فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لطیفے

✍ ٹکٹ چیکر (دیہاتی سے) ٹکٹ دکھاؤ۔
دیہاتی۔ کیوں۔
ٹکٹ چیکر۔ ٹکٹ دکھاؤ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔
دیہاتی۔ کیا تم نے پہلے کبھی ٹکٹ نہیں دیکھا؟
(فہیم احمد شاہد۔ حافظ آباد)

✍ ڈاکو مسافروں کو لوٹ رہے تھے۔ ایک ڈاکو نے مسافر سے کہا:۔
"تمہارے پاس بھی جو کچھ ہے نکال دو"۔
مسافر بولا۔ بھائی آہستہ بولو میرے پاس تو ٹکٹ بھی نہیں ہے۔

✍ باپ (بیٹے سے) بتاؤ کارپوریشن کسے کہتے ہیں؟
بیٹا۔ جس جگہ کاروں کا اپریشن ہو۔
(بشیر الدین احمد گاؤں بھلو فقوس)

✍ ایک دوست دوسرے دوست سے۔ کیوں بھئی امتحان کب سے ہیں۔
دوسرا دوست: اگلے ہفتے سے
پہلا دوست: کچھ تیاری بھی کی ہے۔
دوسرا دوست۔ کیوں نہیں۔ نیا قلم خریدا ہے۔ نئے کپڑے سلوائے ہیں۔ اور ایک نئی گھڑی بھی لی ہے۔
(فضیلت فرزانہ۔ ٹنڈو الہ یار)

✍ باپ:۔ جانے آج بلیڈ کو کیا ہو گیا ہے بالکل نہیں چلتا۔
بیٹا:۔ ابا جان میری پنسل تو بڑے مزے سے بن گئی تھی۔ کیا آپ کے بال پنسل سے بھی زیادہ سخت ہیں؟

✍ ایک صاحب کے ہاں تیسرا لڑکا پیدا ہوا۔ وہ اپنے دوست کے ہاں گیا کہ میرے تیسرے لڑکے کا نام رکھو مگر اس کا نام پہلے دو لڑکوں جیسا ہو۔
دوست نے پہلے دو لڑکوں کے نام پوچھے۔
پہلے دوست نے کہا:۔
صدیق الزماں کیکاؤس اور دوسرے کا نام عتیق الزمان جالینوس۔
دوست نے جلدی سے کہا:۔
بندوق الزماں کارتوس۔

✍ منا:۔ ابا بادل آگئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باپ :- میرا منہ کیا تک رہے ہو۔ جلدی سے بیٹھک میں بٹھا دو۔ اور پوچھو ٹھنڈا ہو گئے یا گرم۔

(نام نہیں لکھا)

٭ بحری فوج کے دو آدمی ایک دوسرے سے طویل عرصہ کے بعد ملے۔ ایک نے دوسرے سے کہا میں جس جہاز میں تھا وہ اتنا بڑا تھا کہ جب کپتان کو اس کا معائنہ کرنا ہوتا تو ایک کار میں بیٹھ کر جہاز کا چکر لگاتا تب کہیں صبح سے شام تک معائنہ کرتا۔

دوسرے نے کہا۔ واہ یہ تو کچھ نہیں۔ میں جس جہاز میں تھا اس کی وسعت کا اندازہ یوں لگائیے کہ جب ہمارے باورچی کو دیگ میں سے آلو دیکھنے ہوتے کہ کچے ہیں یا پکے تو ایک آبدوز میں بیٹھ کر دیگ میں چکر لگاتا تھا۔

(ناصر محمود کھوکھر دارالصدر شمالی ربوہ)

٭ ایک مفرور درزی اپنے گاؤں سے بھاگ گیا۔ لوگ درزی کے گھر اپنے کپڑوں کیلئے گئے کسی نے کہا کہ میری دو قمیص لے گیا ہے۔ کسی نے کہا کہ میری پتلون۔ تولیہ اور بنیان لے گیا ہے۔ ایک منیجر نے کہا۔ بھئی کیوں روتے ہو! رونا تو مجھے چاہیئے۔ کیونکہ درزی میرا ماپ لے گیا ہے۔

(سعیدہ فیصل آباد)

٭ ایک دفعہ ایک مزاحیہ اداکار ڈاکٹر کے پاس گیا اور کہا :-

"ڈاکٹر صاحب! پچھلے چند روز سے مجھے بے خوابی کی سخت تکلیف ہے۔ رات بھر نیند نہیں آتی۔ کوئی ایسی دوا دیجئے جسے کھا کر میں آرام سے سو جاؤں"۔

ڈاکٹر نے اس مزاحیہ اداکار کے لئے ایک نسخہ تجویز کیا اور دوائی اسے دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لیجئے۔ اس دوائی کے استعمال سے آپ کی تکلیف دور ہو جائے گی اور آپ بالکل بچوں کی طرح سو جائیں گے"۔

"کہیں ان بچوں کی طرح تو نہیں جو رات کو دس دفعہ اٹھ کر روتے ہیں اور اپنی چیخ و پکار سے سارا محلہ سر پہ اٹھا لیتے ہیں"۔

مزاحیہ اداکار نے جواباً کہا۔

٭ مزدور :- (منیجر سے) مہربانی فرما کر میری اجرت بڑھا دو۔

منیجر :- (حیرانگی سے) وہ کس لئے؟

مزدور :- جناب! میری شادی ہو گئی ہے۔

منیجر :- بڑی مشکل ہے۔ ہم فیکٹری سے باہر ہونے والے حادثوں کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

مانگو بچو! اپنے ابا جان سے بیشک پیسے مانگو! مگر کس لئے؟ وقفِ جدید کا چندہ ادا کرنے کیلئے۔ حضرت صاحب کا حکم ہے کہ سب بچے وقفِ جدید میں ضرور شامل ہوں۔

— سیکرٹری وقفِ جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے وقوف آدمی

محمد جبار عاجز - سکھیکی

ایک گاؤں میں دو بھائی رہتے تھے۔ ایک امیر اور ایک غریب تھا۔ غریب آدمی بہت محنت کرتا تھا۔ لیکن اُس کی فصلیں اچھی نہ ہوتیں اس کے برعکس اُس کے بھائی کی پیداوار بہت اچھی ہوتی تھی۔

غریب آدمی نے نا اُمید ہو کر اپنے بھائی کے غلّے کو آگ لگانے کی ٹھان لی۔ چنانچہ رات کو وہ کھیتوں کی جانب گیا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک عجیب آدمی کھڑا ہے۔ جو کبھی لمبا اور کبھی چھوٹا ہو جاتا ہے۔ تو وہ حیران ہوا۔ عجیب آدمی نے کہا تم واپس چلے جاؤ۔ کیونکہ تم اپنے ارادے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ میں تمہارے بڑے بھائی کا نصیب ہوں۔ اور تمہارا نصیب فلاں جنگل میں سو رہا ہے۔ تم جاکر اُسے جگادو۔ تاکہ وہ تمہاری خوشحالی کا بندوبست کرے۔

وہ آدمی واپس آگیا اور اگلے دن سفر پر روانہ ہو گیا۔ چلتے چلتے وہ ایک جنگل کے قریب پہنچا۔ تو اچانک ایک شیر نے اس پر حملہ کر دیا۔ وہ شیر کی منت کرنے لگا کہ میں فلاں کام سے جا رہا ہوں۔ شیر نے اُسے چھوڑتے ہوئے کہا۔ کہ اپنے نصیب سے پوچھنا۔ کہ میرا پیٹ گوشت کھانے سے کیوں نہیں بھرتا۔ اُس نے حامی بھرلی کہ وہ ضرور پوچھے گا۔ اور آگے کی جانب روانہ ہو گیا۔

جب وہ جنگل پار کر گیا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک شخص زمین پر بیٹھا ہے اور اس کے آگے لاکھوں روپیہ پڑا ہے۔ اُس نے غریب آدمی کو چور سمجھ کر تیر مارنا چاہا۔ لیکن وہ چلّایا۔ مجھے نہ مارو میں چور نہیں ہوں۔ چنانچہ وہ آدمی رُک گیا۔ اور پوچھا تم کہاں جا رہے ہو۔ تو اُس نے جواب دیا۔ میں اپنے نصیب کو جگانے جا رہا ہوں تو اس شخص نے غریب آدمی سے کہا۔ کہ اپنے نصیب سے پوچھنا۔ کہ اتنی دولت ہونے کے باوجود کیوں مجھے سکون حاصل نہیں ہے۔ غریب آدمی نے کہا۔ میں ضرور پوچھوں گا۔ اور آگے روانہ ہو گیا۔

چلتے چلتے وہ ایک شہر میں پہنچا تو سپاہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُسے پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے۔ جب بادشاہ نے پوچھا کہ تم کدھر جا رہے ہو تو اُس نے وہی جواب بادشاہ کو دیا۔ جو پہلے شیر اور آدمی کو دے چکا تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ اپنے نصیب سے پوچھنا کہ اتنی بڑی سلطنت کا مالک ہوتے ہوئے مَیں کیوں پریشان ہوں۔ غریب آدمی نے کہا۔ مَیں ضرور پوچھوں گا۔ بادشاہ نے غریب آدمی کو ایک اشرفی اور بہترین گھوڑا دیا۔ تاکہ وہ جلد از جلد اپنے نصیب کو تلاش کر لے۔

جلد ہی وہ اس جنگل میں پہنچ گیا۔ جہاں اُس کا نصیب سویا ہوا تھا۔ غریب آدمی نے اُسے جگایا تو اُس نے کہا جاؤ تم نے مجھے نیند سے بہت اچھے وقت بیدار کیا ہے۔ اب تم بہت جلد خوشحال ہو جاؤ گے۔ غریب آدمی نے اپنے نصیب سے شیر، آدمی اور بادشاہ کے سوالوں کا پوچھا تو اُس نے کہا کہ مَیں تمہاری زبان سے خود جواب دے دوں گا چنانچہ وہ آدمی واپس آ گیا۔

جب وہ واپس آیا اور بادشاہ نے اپنے سوال کا جواب مانگا تو اُس کے مُنہ سے فوراً نکلا بادشاہ سلامت آپ مرد نہیں بلکہ عورت ہیں۔ اس لئے آپ شادی کر لیں تو آپ کو سکون مل جائے گا۔ بادشاہ نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا۔ ہاں میں عورت ہوں۔ جب میں پیدا ہوئی تو بادشاہ نے اعلان کر دیا۔ کہ اس کے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ تاکہ اس

رہے۔ اب تم مجھ سے شادی کر لو۔ غریب آدمی نے جواب دیا۔ کہ اب میرا نصیب جاگ گیا ہے اس لئے مجھے تمہاری سلطنت کی کوئی ضرورت نہیں۔ اب تو مَیں عیش و عشرت سے زندگی بسر کروں گا اور آگے روانہ ہو گیا۔

جب وہ چلتا چلتا اُس آدمی کے پاس پہنچا جو دولت لئے بیٹھا تھا۔ تو وہ غریب آدمی کو دیکھ کر خوش ہؤا اور اپنے سوال کا جواب پوچھا۔ تو اُس نے جواب دیا کہ تم نے یہ تمام دولت ڈاکہ مار کر حاصل کی ہے۔ اس لئے اس میں سے آدھی دولت کسی آدمی کو دے دو۔ تو اُس آدمی نے کہا کہ اس میں سے آدھی دولت تم لے لو۔ تو غریب آدمی نے جواب دیا۔ کہ میرا نصیب جاگ گیا ہے۔ اس لئے مجھے اس دولت کی کوئی ضرورت نہیں اور آگے روانہ ہو گیا۔

جب وہ سفر کرتا ہؤا شیر کے پاس پہنچا تو اُس نے پوچھا بتاؤ میرے سوال کا تمہارے نصیب نے کیا جواب دیا۔ تو غریب آدمی نے فوراً کہا کہ تم کسی احمق آدمی کا گوشت کھاؤ۔ غریب آدمی نے اس کے ساتھ ہی بادشاہ اور دولت کا حال سنایا۔

اس پر شیر نے کہا کہ تم نے خوشحال ہونے کے دو موقعے ضائع کر دیئے ہیں اس لئے تم سے بڑھ کر کوئی احمق نہیں ہے اس لئے میں تمہارا گوشت کھاؤں گا۔ پھر شیر نے اُس پر حملہ کر کے اُسے چیر پھاڑ دیا۔ اس طرح اُسے اپنی بے وقوفی کی سزا مل گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دماغ لڑاؤ نمبر ۴ کے جواب بھجوانے والے بچے

مبشر احمد غیور، امجد نعیم طاہر نارنگ منڈی ۔ امۃ القدیر شازیہ کراچی ۔ عظمیٰ باسط کھاریاں ۔ اخلاق الرحمٰن ٹمرگرگی ۔ ملک تنویر احمد محمود آباد ۔ مہر بی بی محمود سرگودھا ۔ حارث احمد راولپنڈی ۔ محمد انور پراچہ بھیرہ ۔ نصیر احمد ۔ کلیم احمد ۔ نادیہ ارم کراچی ۔ شاہدہ شریف دیٹروی باندھی ۔ سلیم احمد گجرات ۔ نوید احمد لاہور ۔ نبیلہ نرگس لاہور ۔ راحت منصورہ چوہڑ کانہ ۔ بشارت احمد خالد چک ۹۸ شمالی ۔ سیّد ظہیر احمد ۔ سیّد نسیم احمد ۔ ندیم الدین ۔ نسیم انور ۔ شاہد حسین ۔ سہیل رضا ۔ سیّد نصیر احمد ۔ سیّد بشیر احمد ۔ سیّدہ محمودہ ظہور ۔ سیّد فرید احمد ۔ سیّد سعید احمد کراچی ۔ رضوان اکبر ۔ عرفان اکبر ربوہ ۔ نجمۃ البشریٰ ربوہ ۔ بلال حفیظ ۔ آمنہ حفیظ ۔ مریم ربوہ ۔ قمر احمد غوطہ فتح گڑھ ۔ بشارت احمد ظفر چک ۳۲ ج ۔ ب طارق محمود مسعود ملتان ۔ داؤد احمد ناصر گکھڑ منڈی ۔ مریم صدیقہ گلگت ۔ نعیم احمد حافظ آباد ؛

دماغ لڑاؤ نمبر ۵ کے جواب بھجوانے والے بچے

مہر بی بی محمود سرگودہا ۔ ظہیر احمد چھیرآلی ۔ شاہدہ شریف باندھی ۔ نعیم بشیر ربوہ ۔ سیّد حنیف احمد معین الدین پور نصیرہ محمود احمد فرید ۔ کماک ؛

ضروری ھدایات برائے اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء

(۱) سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی ارشاد کے مطابق ہر مجلس سے کم از کم ایک طفل ضرور شامل ہو۔

(۲) ربوہ پہنچ کر داخلہ ٹکٹ ضرور حاصل کریں اور دوران اجتماع ٹکٹ داخلہ بیج کے طور پر سینہ پر لگائے رکھیں ۔

(۳) اطفال علمی و ورزشی مقابلوں کے لئے تیار ہو کر آئیں ۔

(۴) اطفال کے ہمراہ ان کی مجلس کے مربی ۔ ناظم یا کوئی اور عہدیدار بطور نگران ضرور ہونے چاہئیں ۔

(۵) کوئی طفل ننگے سر نہ ہو ۔ (۶) موسم کے مطابق اطفال اپنا بستر ہمراہ لائیں ۔

(۷) ہر طفل اپنے ساتھ ایک تھیلا یا بستہ لائے جو گلے میں لٹکایا جا سکتا ہو جس میں مندرجہ ذیل اشیاء موجود ہوں : ۔

کاپی ۔ پنسل ۔ رومال ۔ دھاگہ ۔ سوئی ۔ گلاس ۔ دیا سلائی ۔ موم بتی اور نصف سیر بھنے ہوئے چنے ؛

(سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپریشن

محمود احمد اشرف ۔ ربوہ

انسان زمانۂ قدیم سے آپریشن کرتا آیا ہے۔

تاہم زمانۂ قدیم کے زیادہ تر آپریشن اس بنا پر ناکام رہتے تھے کہ انسان اس وقت تک جراثیم کی مخلوق سے متعارف نہیں ہوا تھا۔ اسی طرح زخموں کو سینے کے لئے مناسب دھاگے بھی میسر نہ تھے۔

لیکن اب آپریشن جدید طب کے طریقہائے علاج میں سے ایک ہے۔ اگرچہ اب بھی اس سے کئی پیچیدگیاں اور خطرات وابستہ ہیں۔ مثلاً کینسر کے آپریشن میں سرجن کی لاپرواہی سے کینسر کے خلیات ادھر اُدھر بکھر کے جسم کے دوسرے حصّوں میں بھی نشوونما پا سکتے ہیں۔ پھر آپریشن کے بعد اگر کوئی اندرونی ٹانکہ کھل جائے تو خون اندر ہی اندر ضائع ہوتا رہتا ہے اور سرجن کو خبر ہونے تک مریض چل بستا ہے۔ اسی ضمن میں ایسی مثالیں بھی خالی از دلچسپی نہ ہوں گی کہ سرجن قینچی یا کوئی دوسرا آلہ مریض کے پیٹ میں ہی بھول گیا۔ یا اُس نے مریض کی متاثرہ آنکھ کی بجائے صحتمند آنکھ نکال دی۔

آپریشن کے لئے مریض کو تیار کرنا

آپریشن سے بارہ گھنٹے قبل مریض کا کھانا پینا بند کر دیا جاتا ہے۔ آپریشن سے آدھ گھنٹہ قبل مریض کو دو انجکشن لگائے جاتے ہیں جن میں سے ایک قدرے خواب آور ہوتا ہے اور دوسرے سے مریض کے مُنہ، معدے اور آنتوں میں سے ہضمی رطوبتوں کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ ایک نالی کے ذریعے مریض کا پیشاب بھی خارج کر دیا جاتا ہے۔

آپریشن سے پہلے اُس حصّے کو صاف کیا جاتا ہے جہاں نشتر چلانا ہو۔ اگر اس حصے پر بال ہوں تو انہیں صاف کر دیا جاتا ہے۔ نیز اُسے جراثیم سے بالکل پاک کر لیا جاتا ہے تاکہ دوران آپریشن یہ جسم کے اندر داخل نہ ہو سکیں۔ اسی دوران مریض کو بے ہوش کر لیا جاتا ہے۔ بڑے آپریشن کی صورت میں مریض کے خون کا گروپ معلوم کر کے خون مہیا کر لیا جاتا ہے تاکہ ہنگامی صورت میں یہ خون کام آ سکے۔

آپریشن کرنے والے سرجن اور اُس کی مدد کرنے والے چند لوگوں کو بھی تیار ہونا پڑتا ہے۔ کسی زائد شخص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو آپریشن تھیٹر میں آنے کی اجازت نہیں ہوتی ۔

آپریشن

صاف نشتر کے ذریعے پہلے جلد اور پھر گہرائی میں موجود اعضاء کو کاٹا جاتا ہے ۔ سرجن کا ایک مددگار خون صاف کرتا رہتا ہے ۔ سرجن مختلف آلات کے ذریعے جلد اور کٹے ہوئے پٹھوں کو ایک طرف ہٹا دیتا ہے تاکہ وہ مطلوبہ عضو کو بغور دیکھ سکے ۔ اس حصے پر تیز روشنی پڑ رہی ہوتی ہے ۔ ابتدائی گھاؤ کے بعد نشتر نہیں بلکہ قینچی سے کام لیا جاتا ہے ۔ کیونکہ گہرائی میں خون کی بڑی رگیں ہوتی ہیں ۔ پیٹ کے آپریشن میں سرجن تمام اعضاء کو اپنے ہاتھ سے ٹٹول سکتا ہے ۔ دوران آپریشن ایک اور ڈاکٹر مریض پر کڑی نظر رکھتا ہے ۔ مریض کے خون کا دباؤ بہت زیادہ گرنے پر یا دل کی دھڑکن بے قاعدہ ہو جانے پر وہ مناسب اقدامات کرتا ہے ۔

بڑے آپریشن کے بعد مریض کو دو دن مکمل آرام کرنا ہوتا ہے ۔ جس میں کھانے پینے سے پرہیز بھی شامل ہوتا ہے ۔ اس دوران مریض کو ایسی دوائیاں دی جاتی ہیں جو اُسے جراثیم کے حملے سے محفوظ رکھ سکیں ۔ زخم کے جلد مندمل ہونے کے لئے مریض کو وٹامن "سی" دی جاتی ہے ۔

آپریشن کے ممنوعات

بعض مریضوں کا اپریشن نہیں کیا جا سکتا ۔ جن کی مثالیں درج ذیل ہیں :۔

۱ ۔ وہ مریض جو ہیموفیلیا (HAEMO PHILIA) کا شکار ہوں ۔ (یہ ایک ایسی بیماری ہے جس میں خون منجمد ہونے کی صلاحیت سے عاری ہوتا ہے)

۲ ۔ ایسے مریض جو خون کی زبردست کمی کا شکار ہوں اور آپریشن کا صدمہ برداشت نہ کر سکتے ہوں ۔

۳ ۔ دل کے مریض کا دل کے علاوہ کسی دوسرے عضو کا عموماً اپریشن نہیں کیا جاتا ۔

۴ ۔ ذیابیطس میں مبتلا مریض کا اپریشن نہیں ہوتا ۔

۵ ۔ شدید جراثیمی بیماری یا سخت بخار میں مریض اگر مبتلا ہو تو بھی اپریشن نہیں کیا جاتا ؛

---

۱۹ ۔ ۲۰ ۔ ۲۱ اکتوبر سالانہ مرکزی اجتماعات کے دن ہیں

ان تاریخوں میں مرکز سلسلہ میں خدام ۔ اطفال ۔ لجنہ اور ناصرات الاحمدیہ کے مرکزی اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد ہے :

"ہر جماعت کا کوئی نہ کوئی نمائندہ ان اجتماعوں میں ضرور شامل ہو کیونکہ جو نمائندے ان اجتماعوں میں شامل ہوں گے وہ ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی لے کر واپس جائیں گے "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مزاحیہ مضمون

مچھرستان

لئیق احمد عامر - بریڈفورڈ انگلستان

مچھر ایک چھوٹا سا پرندہ ہے جس کا حدود اربعہ نصف انچ سے زائد نہیں۔ چونکہ اس کے سر اور بدن کے درمیان فاصلہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس کی گردن نہیں ہوتی البتہ ٹانگوں کے معاملہ میں یہ انسان سے سبقت لے گیا ہے۔ اچھا خاصا خوبصورت ہے۔

انسانوں کے ساتھ محبت بے مثال ہے اور رات کو چٹکی بھر کر اپنے ہونے کی اطلاع دیتا ہے۔ اگر انسان پھر بھی بے مروتی برتے تو سختی بھی کرتا جاتا ہے۔ نہایت شرمیلا اور گھبریلا ہے۔ لہٰذا رات کو ہی آتا ہے۔ نہ تو احساسِ کمتری کا شکار ہے اور نہ ہی احساس برتری کا۔ غرور بالکل نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کے پاس غرور کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں۔ زندگی سے بیزار معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اُلٹا چلتا ہے۔ راتوں کو کام اور دنوں کو آرام کرتا ہے۔ صابر و شاکر ہے۔ انسان سے بہت محبت سے پیش آتا ہے لیکن انسان اسے پسند نہیں کرتا۔ نتیجۃً اس کو جوہڑوں یا بند کمروں میں بسیرا کرنا پڑتا ہے۔

نہایت ڈھیٹ واقع ہوا ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے سخت اقدامات کرنے پڑتے ہیں انصاف پسند ہے۔ لہٰذا صرف گرمیوں میں راگ سناتا ہے۔ سردیوں میں مجبور نہیں کرتا۔ دل کا بہت اچھا ہے۔ ملیریا کے جرثومہ کی پرورش اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ کہتے ہیں اسے دیکھ کر ملیریا یاد آتا ہے۔ یہ ہمیں معلوم نہیں۔ بیحد نرم و نازک ہے۔ تیز ہوا سے گھبراتا ہے۔

انسانوں کی ایک عادت اسے بہت ناگوار گزرتی ہے۔ اس کو شکایت ہے کہ انسان اُسے مارنے کے در پے رہتا ہے۔ بہرحال اگر بچ نکلے تو بدلہ ضرور لیتا ہے۔ لیکن کینہ پرور بالکل نہیں ہے۔ اس کا بدلہ دیرپا ہے جو یہ بتاتا ہے کہ اشرف المخلوقات کتنا بے بس ہے۔ اور کس کے آگے!

اسی لئے تو کسی فلاسفر نے کیا بہترین نسخہ بتایا ہے۔ اس کے مارنے کا یعنی پکڑ کر اس کے گدگدی کی جائے اور اس کا منہ کھلتے ہی اس میں زہر انڈیل دیا جائے۔ اگر پانچ منٹ میں ہی خاتمہ نہ ہو تو ہمارا ذمہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

یکم اپریل سے ۳۰ اپریل تک جن بہنوں اور بھائیوں کے خطوط ہمیں موصول ہوئے ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔ (اپنے خط کا تفصیلی جواب حاصل کرنے کے لیئے جوابی لفافہ ارسال کیجئے)

سعیدہ بیگم (بھیرو چیچی)۔ رشید احمد (کورنگی کراچی)۔ بشیر الدین (لطیف آباد)۔ عامر خلیل ادیل (گجرات) عصمت شاہدہ (صادق پور)۔ خاور ممتاز باجوہ (ڈرگ روڈ)۔ نعیم احمد طاہر (حافظ آباد)۔ نصیر الدین انجم (جھنگ صدر)۔ محمد آصف بٹ (چونڈہ)۔ بشیر احمد (فیصل آباد)۔ سہیل احمد فرخ (چک ۳۰ ج.ب/۱۱)۔ مہوش و میناز اکرام (سرگودھا)۔ کوثر پروین (ناروال)۔ آفاق احمد (منڈی بہاؤالدین)۔ حبیب احمد (حافظ آباد)۔ امۃ القیوم (نواب شاہ)۔ نصیر احمد طارق (انگلستان)۔ عبدالاعلیٰ طاہر (بھیرو چیچی)۔ لئیق احمد عاد (انگلستان)۔ بشریٰ عزیز (سانگلہ ہل)۔ عابدہ محمود (عزیز آباد کراچی)۔ رشید احمد۔ نعیم احمد شاہد (حافظ آباد) حسن آراء بیگم، محمد فیصل (مارٹن روڈ کراچی)۔ عابدہ نسرین (ناروال)۔ مہرین محمود (سرگودھا)۔ ساجدہ شاہین سرور (علی پور ملتان) منظفر احمد (بدوملہی)۔ نصیر احمد طاہر (بدوملہی)۔ منور احمد عباسی (ربوہ)۔ محمد امجد چغتائی (کراچی)۔ احمد سعید (۵۹ ر ب) سمیع اللہ بٹ (ناروال)۔ محمد جمیل (ترگڑی)۔ رخسانہ مرزا (سرگودھا)۔ فہمیدہ قریشی (کنری)۔ امۃ الشکور (کراچی)۔ ارشد ملک (محمود آباد جہلم)۔ زاہدہ رانی (کراچی)۔ محمد لقمان بیگ (واہ کینٹ)۔ عامر جمشید (مریدکے) سید حنیف احمد شاہ (معین الدین پور)۔ شیخ محمد جبار عاجز (سکھیکی)۔ آفتاب انور منیر (۲۶۱ مراد)۔ مبشر احمد عبید (نارنگ منڈی)۔ عمران احمد خورشید (راولپنڈی)۔ عبدالقیوم بھٹی (بنگلہ ۱۸)۔ سکندر حیات (عزیز آباد کراچی)۔ نصیرہ محمود احمد (کماس)۔ امۃ النصیر شہناز (سنگرپل)۔ شہناز کنول (سنجر چانگ)۔ محمد ریاض (سیدوالا)۔ مرزا حمید احمد (کنری)۔ مسرت مبارکہ (گھٹیالیاں)۔ بشریٰ شریف (شفیق آباد)۔ ش۔م (لاہور)۔ سرفراز احمد (شیخ پور) منیر احمد منور (شیخوپورہ)۔ ظہیر احمد (جہبراں)۔ مصطفیٰ احمد باجوہ (چک ۳۰ ای ال)۔ نسیم صدیقی (کوٹ عبدالمالک) زیب النساء (گھٹیالیاں)۔ امۃ المصور سمیع (کوئٹہ)۔ مبارکہ پروین (حافظ آباد)۔ نعیم احمد جاوید (حافظ آباد)۔ امۃ الشکور فرزانہ (کنری)۔ ریحانہ ملک (مغلپورہ لاہور)۔ الم منور اقبال جاوید (احمد آباد جنوبی)۔ سعید احمد (کراچی)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سہیل احمد ثاقب (بشیر آباد)۔ عبد المالک (لاہور)۔ شاہدہ شریف (باندھی)۔ طاہرہ (باندھی)۔ حمیدہ اختر (گولڈ چوہدری نثار احمد)۔ بشیر احمد (ربوہ)۔ محمد ایوب۔ پرویز احمد (شاہدرہ لاہور)۔ مظفر احمد ساجد باجوہ (چک ۳۰ / ۱۱ ای ایل / سعید احمد (چک ۲/ ۱۲)۔ مبشر احمد (کرونڈی)۔ بشارت احمد انور (موہلن کے)۔ عبد الباسط (عزیز آباد کراچی)۔ شہلا لطیف (ملتان)۔ لئیق احمد عامر (انگلستان)۔ بشیر احمد طاہر (بدوملہی)۔ زاہدہ فرحت (ڈرگ روڈ کراچی)۔ عبد الحمید جاوید (ٹنڈو غلام نبی)۔ لیفٹیننٹ کمانڈر عبد المومن (کراچی)۔ طارق احمد بٹ (کراچی)، مظفر احمد اظہر (ربوہ)۔ منصور احمد عمر (۹۸ شمالی)؛

تبصرہ

نام کتاب :۔	اسلامی نماز (مع باحاورہ اُردو ترجمہ)
مرتبہ :۔	مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ
ضخامت :۔	۱۱۲ صفحات
قیمت :۔	چار روپے
ملنے کا پتہ :۔	حمید بک ایجنسی بشارت مارکیٹ گولبازار۔ ربوہ

نماز۔ پانچ ارکان اسلام میں دوسرا اہم رکن ہے۔ اور ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ یہ دین کا ستون اور مومن کا معراج ہے۔ قیامت کے روز بندے سے سب سے پہلے نماز ہی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ نماز ہی ہے جو انسان کو ہر قسم کی بے حیائیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اور اس کے اندر پاکیزگی پیدا کرتی ہے۔ نماز روحانیت اور کامیابی کی کلید ہے۔ غرضیکہ نماز ایک اہم عبادت اور عظیم الشان فریضہ ہے۔ جس طرح ایک اہم اور عظیم الشان کام کو شروع کرنے سے پہلے مناسب تیاری کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح نماز جیسی عظیم الشان عبادت کو صحیح اور مکمل طور پر ادا کرنے کی بھی کچھ شرائط ہیں۔ اس کے بھی کچھ قواعد و ضوابط ہیں۔ اسلامی نماز کی ادائیگی کا صحیح اسلامی طریق کیا ہے؟ نمازوں کے فرائض، واجبات، سنن، مستحبات وغیرہ کیا ہیں؟ وہ کونسے امور ہیں جن کا نماز میں کرنا ناپسندیدہ ہے۔ یا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اور نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہو جاتا ہے؟ نماز کی اقسام۔ فرض۔ واجب۔ سنت اور نفل اور ان سے متعلق احکامات؟ سجدۂ سہو کب اور کس طرح ادا کیا جائے؟ اذان، اقامت، نماز جمعہ کا طریق۔ نماز عیدین۔ نماز جمع۔ نماز سفر۔ نماز خوف، نماز وتر۔ نماز تہجد۔ نماز تراویح نماز کسوف و خسوف۔ نماز استسقاء۔ نماز استخارہ۔ نماز اشراق صلوٰۃ التسبیح۔ نماز جنازہ اور دیگر نمازوں کے متعلق اسلامی احکامات کیا ہیں؟ ان سب امور کو جاننے کیلئے "اسلامی نماز" بہت مفید کتاب ہے۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے اس رسالہ (اسلامی نماز) میں ان سب امور سے متعلق قریباً تمام ضروری اور بنیادی مسائل کا تذکرہ بہت اختصار اور جامعیت کے ساتھ فرمایا ہے۔ رسالہ کی کتابت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننھا مگرمچھ

جناب چوہدری عنایت اللہ احمدی سابق مبلغ انچارج تنزانیہ

اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کی قدرتیں بے شمار و بے حساب ہیں۔ جن میں سے آج مگرمچھ کے بارہ میں کچھ، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے سپرد قلم کرتا ہوں۔

مگرمچھ شمالی۔ وسطی۔ مشرقی اور استوائی مغربی افریقہ اور جزیرہ مدغاسکر موجودہ مالاگاسی کی جھیلوں دریاؤں اور ندیوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ ہمارے ایشیائی ممالک میں بھی اس کی مختلف قسمیں مختلف ناموں سے پائی جاتی ہیں۔ افریقن مگرمچھ ۱۶ فٹ تک لمبا ہوتا ہے۔ لیکن استوائی مغربی افریقہ میں اس کی ایک قسم صرف پانچ چھ فٹ لمبی ہوتی ہے۔ یہ چھوٹی نسل باقی علاقوں کے مگرمچھوں کے برعکس انسان پر حملہ آور نہیں ہوتی۔ اور شائد اسی لئے خشکی پر بھی رہ سکتی ہے۔

دریائے سندھ۔ گنگا اور برہم پتر کے مگرمچھ ۲۳ فٹ تک بھی لمبے ہوتے ہیں۔ امریکن مگرمچھ اگرچہ ۱۹ فٹ تک لمبا ہوتا ہے لیکن انسان سے ڈرتا ہے۔

مگرمچھ کی کھال بہت قیمتی ہوتی ہے۔ امراء اس کے چمڑے سے عورتوں کے جوتے، پرس اور کمر کی پیٹیاں بنواتے ہیں۔ اس لئے مگرمچھ کا بہت شکار کیا جاتا ہے۔ اور خوب تجارت ہوتی ہے۔ بعض قومیں اس کا گوشت بھی شوق سے کھاتی ہیں۔

جب میں نومبر ۱۹۳۸ء میں پہلی بار یوگنڈا گیا تو ایک بزرگ نے مجھے جو نصائح کیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ میں چھوٹی چھوٹی ندیوں میں بھی نہانے کی جرأت نہ کروں۔ تعجب کے ساتھ جب میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو مجھے بتایا گیا کہ اگرچہ ہمارے ہاں مگرمچھ صرف بڑے بڑے دریاؤں میں ہی پایا جاتا ہے۔ لیکن افریقہ کی چھوٹی چھوٹی ندیوں میں بھی عموماً انسان کے شکار کے لئے تیار رہتا ہے۔ گویا وہاں انسان اور مگرمچھ دونوں ایک دوسرے کے شکاری ہیں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اخبار میں ننھے مگرمچھ کی داستان سنانے سے پہلے آپ کو یوگنڈا کے ایک بوڑھے مگرمچھ کی سچی کہانی بھی سنائی جائے۔ اس کا نام RUTEMBE رُوٹیمبے ہے یہ بوڑھا مگرمچھ یوگنڈا کے دارالخلافہ کمپالہ کے نزدیک جھیل کیوگا میں رہتا ہے اسے ایک شخص نے سدھا رکھا ہے۔ اس کا سدھانے والا مالک جھیل کے قریب

ہی رہتا ہے۔ جب زائرین مگرمچھ دیکھنے کی درخواست کرتے ہیں تو اس کا مالک اس کا نام لے کر اُسے پکارتا ہے اور تھوڑی ہی دیر میں پانی میں حرکت پیدا ہوتی اور بوڑھا مگرمچھ تیرتا ہوا پانی سے باہر کنارے پر اپنے مالک کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے۔ اور خوراک کے لئے اپنا مُنہ کھول دیتا ہے اور اُس کا مالک اُس کے مُنہ میں کچھ مچھلیاں ڈال دیتا ہے اس طرح اپنا کھانا تناول کر کے بوڑھا مگرمچھ واپس جھیل میں چلا جاتا ہے۔ آجکل یہ بوڑھا اپنے ساتھ ایک بچہ کو بھی لے کر آتا ہے گویا جانوروں کو بھی اپنی آئندہ نسل کی تربیت کا پورا پورا خیال ہے۔

اب زنجبار میں ننھے مگرمچھ کا ماجرا سُنیئے قریباً آج سے بیس برس قبل جب ایک موقعہ پر یہ عاجز زنجبار گیا تو وہاں عجائب گھر کی سیر کا بھی موقع ملا۔ جیسا کہ عجائب گھر کے نام سے ہی ظاہر ہے وہاں بھی عجیب وغریب چیزیں رکھی گئی تھیں۔ زیادہ تر پرانے زمانہ کی چیزیں تھیں ایرانی دورِ اقتدار۔ پرتگالی زمانہ اور عربوں کے دورِ حکومت کی چیزیں بھی موجود تھیں لیکن وہاں ایک مگرمچھ کا ننھا بچہ بھی دوائی لگا کر سکھا کر محفوظ کر کے رکھا ہوا تھا۔ مگر اُسے دیکھ کر مجھے سخت تعجب ہوا۔ زنجبار چھوٹا سا جزیرہ ہے اس میں کوئی مگرمچھ نہیں۔ یہ بچہ یہاں کیونکر آگیا تجسس [illegible]

مگرمچھ تو صرف خشکی کے دریاؤں اور جھیلوں میں پایا جانے والا جانور ہے۔ نہ شارک مچھلی اپنا نمکین سمندری ماحول چھوڑ کر خشکی کے دریاؤں میں جاتی ہے اور نہ ہی مگرمچھ اپنا میٹھے پانی کا ماحول یعنی خشکی کے دریاؤں کو چھوڑ کر سمندر کے نمکین پانی کی سیر کو پسند کرتا ہے۔

ننھے مگرمچھ کے نیچے کچھ نوٹ لکھا ہوا تھا جسے پڑھ کر یہ معمہ بھی حل ہو گیا۔ لکھا ہوا تھا کہ جب مشرقی افریقہ کے فلاں دریا میں سیلاب آیا تو مگرمچھ کا یہ بچہ رات کے وقت پانی کے بہاؤ کے ساتھ سمندر میں آگرا اور سمندر کے نمکین پانی نے اُسے اتنا پریشان کیا کہ بیچارہ بے وطن رات کے اندھیرے میں بجائے ٹانگانیکا کے ساحل کی طرف آنے کے گھبراہٹ میں زنجبار کے جزیرہ پر جا چڑھا اور صبح کے وقت نیم جان۔ نڈھال ننھا مگرمچھ زنجبار کے مچھیروں کے قابو آگیا جو آجکل وہاں عجائب گھر کی زینت بنا ہوا ہے۔

نمائش

امسال سالانہ اجتماع کے موقع پر نمائش بھی لگائی جائے گی۔ اطفال اس نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ اشتہار بنا کر لائیں۔ اوّل و دوم آنے والے اطفال کو انعام دیا جائے گا۔

(منتظم نمائش سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل کا پیغام بچّوں کے نام

(طارق انور - جامعہ شورو)

عزیز بچو! آپ یقیناً مجھے جانتے ہیں۔ اگر جانتے نہیں تو میرا نام ضرور سنا ہو گا۔ کیونکہ میں دوسرے لوگوں کی طرح آپ کے سینے میں بھی ہر وقت ہر لحظہ دھڑکتا رہتا ہوں۔ ہاں بلا ناغہ اور بغیر چھٹی کئے۔ اگر یقین نہ آئے تو ابھی اپنے سینے پر ذرا بائیں طرف ہاتھ رکھ کر دیکھئے۔ کیوں میری آواز پہنچ رہی ہے نا!

جی ہاں! مجھے آپ کے اعضائے رئیسہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے۔ میرا نام "دل" ہے۔ اور میرا کام ..... یہی بتانے کے لئے میں آپ سے مخاطب ہوں۔

میں خود تو خدا تعالیٰ کے حکم سے بلا امتیاز سبھی کی خدمت کرتا ہوں۔ لیکن میرا نام بھی دنیا میں بہت استعمال ہوتا ہے۔ علماء۔ شاعر۔ ادیب اور سائنسدان سبھی اسے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن کوئی محاورۃً اور کوئی حقیقی معنوں میں۔ عموماً میرے بارے میں کہا جاتا ہے کہ میرا تعلق جذبات اور آپ کی سوچ سے ہے۔ بہت سی اخلاقی صفات مجھ سے منسوب ہوتی ہیں۔ مثلاً شجاعت، سخاوت، دیانت، رحم، ادب، حیا، صبر، ہمدردی وغیرہ۔ اسی طرح بُرے لوگوں کی بُری صفات بھی مجھ ہی سے منسوب کی جاتی ہیں۔ آپ نے بھی سُنا ہو گا کہ اچھی خبر سُن کر دل خوش ہوتا ہے اور بُری خبر سُن کر غمگین۔ رحم کرنے والے کو رحم دل اور ظلم کرنے والے کو سخت دل کہتے ہیں۔

لیکن سائنسدان میرے بارے میں کہتے ہیں کہ میری حیثیت محض ایک ایسے آلہ کی ہے جو خون کو آپ کے جسم کے ہر حصہ تک پہنچانے میں مدد کرتا ہے۔

پیارے بچو! درحقیقت دونوں سچے ہیں۔ اس لئے کہ میرا تعلق جسم کے دوسرے حصوں کی طرح دماغ کے ساتھ بھی ہے۔ جیسے وہ حکم دیتا ہے ویسے ہی میں کرتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ کو کوئی خوشی پہنچتی ہے تو میں بھی تیزی کے ساتھ دھڑکتا ہوں اور جب کوئی صدمہ پہنچے تو میری رفتار میں کمی آجاتی ہے۔ اسی طرح سے میرا تعلق جذبات و احساسات کے ساتھ ہے۔ یقین نہ آئے تو کبھی امتحان میں پاس ہونے کی خوشخبری سُننے کے بعد اور اندھیری رات میں ڈرنے کے وقت میری آواز محسوس کر کے فرق محسوس کیجئے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب آئیے اس طرف کہ بقول سائنس میں کیا ہوں۔ میں چار خانوں پر مشتمل ایک ایسا آلہ ہوں جو سکڑتا اور پھیلتا رہتا ہے۔ مجموعی طور پر میرے دو حصے ہیں۔ دایاں اور بایاں۔ دائیں اور بائیں حصے کے درمیان کوئی رابطہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر ایسا ہو جائے تو گندا خون صاف خون میں شامل ہو کر زندگی محال کر سکتا ہے۔ اس حالت کو دل میں سوراخ ہونا کہا جاتا ہے۔ تاہم آجکل ماہرین بذریعہ آپریشن اسے بند کر دیتے ہیں۔

میرے پہلے خانہ کا نام ایٹریم (ATRIUM) ہے۔ یہ نام دراصل پرانے زمانے میں اس چھوٹے کمرے کو دیا جاتا تھا جو گرجاگھر کے اندرونی کمرے کو بیرونی دروازے سے ملاتا تھا۔ میرے دائیں طرف والے اس خانہ میں تمام جسم کا گندا خون جمع ہوتا ہے جبکہ بائیں طرف پھیپھڑوں سے جہاں تمہارے سانس کے ذریعہ صاف ہوا پہنچتی ہے خون صاف ہو کر پہنچتا ہے۔ اب ایک ہی وقت میں یہ دونوں خانے سکڑتے ہیں اور نیچے میرے دوسرے حصہ یعنی دائیں اور بائیں وینٹریکل (VENTRICLE) کو خون بھیجتے ہیں۔ جو اس دوران خون کی آمد کے لئے پھیلتے ہیں۔ اسی طرح دائیں طرف گندا خون جمع ہوتا ہے۔ جبکہ بائیں طرف صاف خون۔ یہاں سے میرے دائیں وینٹریکل کا رابطہ بڑی بڑی نالیوں کے ذریعہ پھیپھڑوں تک ہوتا ہے جبکہ بائیں وینٹریکل کا رابطہ باقی تمام جسم کے ساتھ۔ جب وینٹریکل بھر جاتے ہیں تو وہ سوراخ جن کے ذریعہ خون یہاں پہنچا تھا بذریعہ والو (VOLVE) بند ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جب وینٹریکل سکڑتے ہیں تو گندا خون پھیپھڑوں کو اور صاف خون شریانوں کے ذریعہ تمام جسم کو پہنچ جاتا ہے اور اسی طرح یہ چکر چلتا رہتا ہے۔

پیارے بچو! اگر میں ایک لحظہ کے لئے بھی اپنا کام بند کر دوں تو آپ کا گندا خون جسم سے پھیپھڑوں تک اور صاف خون پھیپھڑوں سے جسم تک نہ پہنچ سکے۔ اسی وجہ سے میرا کام بہت اہم ہے۔ ایک جوان آدمی کے سینہ میں مجھے ایک منٹ میں بہتر [۷۲] دفعہ دھڑکنا پڑتا ہے۔ اور یہ جو ڈاکٹر اور حکیم نبض دیکھتے ہیں۔ دراصل خون کی اسی گردش کو محسوس کرتے ہیں۔ جو میرے دھڑکنے کی وجہ سے خون کی نالیوں یعنی شریانوں میں ہوتی ہے۔ بچوں میں مجھے زیادہ رفتار سے دھڑکنا پڑتا ہے۔ اس لئے کہ آپ بڑھتے ہیں اور ساتھ ساتھ کھیلتے کودتے بھی بہت ہیں۔ اور آپ کو زیادہ صاف خون کی ضرورت ہوتی ہے۔

بعض دفعہ ناواقف لوگ میرا خیال نہیں رکھتے سادگی اختیار کرنے کی بجائے غیر متوازن اور زیادہ مرغن غذائیں کھاتے ہیں۔ اس خوراک میں سے جو حصہ مجھے ملتا ہے وہ مجھے سست بناتا ہے۔ اور میں اپنا کام صحیح طور پر سرانجام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح جو لوگ برے اخلاق کی وجہ سے میری بدنامی کا باعث ہوتے ہیں۔ میں ان کی خدمت بھی صحیح طرح نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر سکتا۔ کیونکہ ان کے ایسا کرنے سے مجھے صدمہ پہنچتا ہے۔

عزیز بچو! مجھے اُمید ہے کہ میرے اس پیغام کو پڑھنے کے بعد آپ میرا خیال رکھیں گے۔ طبعی طور سے بھی اور جذباتی طور پر بھی۔ اور اچھے اخلاق اپنا کر میرا نام سر بلند کریں گے۔ تا میں اچھی طرح سے آپ کی خدمت کرتا رہوں۔

علمی مقابلہ جات

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہونے والے علمی مقابلہ جات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مندرجہ ذیل علمی مقابلہ جات (معیار صغیر و معیار کبیر) ہوں گے:۔

(۱) حفظِ قرآن کریم:۔ (سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات اور آخری دس سورتیں) حفّاظ کا مقابلہ حفظ الگ ہوگا۔

(۲) تلاوت قرآن کریم:۔ سورۃ التین۔ (۳) حفظِ نظم "احمدی کی تعریف" مکمل نظم

(۴) نظم خوانی:۔ ترانہ اطفال ۔ "میری رات دن بس یہی اک صدا ہے"۔ پوری نظم صحیح تلفّظ کے ساتھ زبانی

(۵) اذان (۶) معلومات عامہ (۷) تقریری مقابلے۔ (۸) مضمون نویسی۔

مندرجہ ذیل مقابلوں کا ایک ہی معیار ہوگا:۔

(۱) پیغام رسانی (چار اطفال کی ٹیم ہوگی)۔ (۲) مشاہدہ و معائنہ۔

عناوین تقریری مقابلہ:۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر تین منٹ کے لئے تقریر کرنا ہوگی:۔

(۱) احمدی مثالی طفل (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حُسنِ سلوک۔ (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ قرآن (۴) ہمارا وطن (۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عناوین مقابلہ مضمون نویسی:۔

(۱) محنت (۲) اعجاز قرآن کریم (۳) قادیان دارالامان (۴) خلافتِ ثالثہ کی تین تحریکات (۵) سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ (۵۰۰ سے ۷۰۰ الفاظ تک۔ کاغذ مرکز مہیا کرے گا۔ مضمون زبانی لکھنا ہوگا)

نوٹ:۔ پہلے دن کے کھانے کے فوراً بعد ابتدائی مقابلہ جات ہوں گے جن میں معیار پر پورا اترنے والے اطفال منتخب کئے جائیں گے۔

(منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلیور کی مہمات

(ظفر احمد ظفر۔ ربوہ)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بحری جہاز کا انجنیئر تھا۔ جس کا نام گلیور تھا۔ ایک دفعہ اس نے ایک بہترین بحری جہاز میں سفر کیا۔ اس پر وہ بہت خوش تھا۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد بہت بڑے طوفان نے اس جہاز کو آلیا جس کی وجہ سے گلیور سمندر میں گر پڑا۔ لیکن اس نے ہمت نہ ہاری اور تیرنے لگا۔ آخرکار ساحل پر پہنچ گیا۔ جب وہ ساحل پر پہنچا تو وہ بہت زیادہ تھکا ہوا تھا۔ وہ وہیں سو گیا۔ کافی دیر بعد جب اُسے جاگ آئی تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کے جسم کے ہر حصہ کو رسیوں کے ساتھ زمین سے باندھ دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے بالوں کو بھی باندھ دیا گیا لیکن وہ یہ سمجھ نہ سکا کہ کس نے اس کے ساتھ ایسا کیا ہے۔ اس کے بعد ایک چھوٹا سا آدمی جس کا قد تقریباً چھ انچ تھا اس کے جسم پر کودنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد گلیور کو معلوم ہوا کہ اس کے اوپر ۱۵ چھوٹے آدمی اور بھی چڑھے آ رہے ہیں۔ گلیور نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو اور تم نے مجھے کیوں قیدی بنا لیا ہے۔ لیکن وہ چھوٹے چھوٹے آدمی اس کی بہت اُونچی آواز سُن کر بھاگ نکلے اور انہوں نے سمجھا گویا کہ یہ ایک جن ہے۔ پھر گلیور نے اُٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن چھوٹے آدمیوں نے ادھر تیر برسانے شروع کر دیئے اور

اس کے جسم کو چھلنی کر دیا۔ کچھ دیر کے بعد اسے دوبارہ نیند آ گئی۔ اور وہ سو گیا۔ اسی دوران چھوٹے آدمی ایک ریڑھ لائے اور اسی کو ریڑھے پر لاد کر لے گئے جسے ۱۵ گھوڑے کھینچ رہے تھے۔ آخر اس کو اپنی سرزمین لیلیپوٹ (LILLIPUT) میں لے گئے۔ یہ لوگ گلیور سے بہت زیادہ ڈرتے تھے اس لئے انہوں نے ایک مضبوط زنجیر اس کے پاؤں میں ڈال کر اسے درخت سے باندھ دیا۔ وہ روزانہ اس کے لئے ریڑھوں پر کھانا لاد کر لاتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے اس کے لئے بہت بڑا بستر تیار کیا۔ ایک دن انہوں نے گلیور سے کہا کہ وہ چیزیں جو آپ کی جیب میں ہیں ہمیں دکھاؤ۔ چند چھوٹے آدمی اس کی جیب میں داخل ہوئے۔ جب انہوں نے اس کی کنگھی کو دیکھا تو انہوں نے سمجھا کہ یہ ایک بہت بڑا انجن ہے اور جب اس کے رومال کو دیکھا تو سمجھا کہ یہ ایک بہت بڑا قالین ہے اور وہ اس کے بٹوے اور چاقو اور باقی اشیاء کو دیکھ کر بہت حیران تھے۔ گھڑی کو انہوں نے بہت بڑا انجن تصور کیا۔ جو ٹک ٹک کی آواز دیتا تھا۔ اب انہیں گلیور پر اعتماد ہو گیا اور انہوں نے اسے ادھر اُدھر پھرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا۔

اس علاقے کا بادشاہ بہت پریشان تھا گلیور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اس کی پریشانی کا سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ ساتھ والے ملک کا بادشاہ میرے ملک پر حملہ کرنے کے لئے بہت بڑے بحری بیڑے کے ساتھ آرہا ہے گلیور نے اسے تسلّی دی اور کہا کہ میں اس کا مقابلہ کروں گا۔ آخر گلیور چند رسّے لے کر سمندر کی طرف بڑھا اور پانی میں داخل ہو گیا۔ جب دوسرے ملک کے چھوٹے آدمیوں نے جس کا نام BLEFUSCU تھا۔ اس بڑے آدمی کو دیکھا تو انہوں نے اسے جن سمجھا اور جہازوں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ گلیور جہازوں کو کھینچ کر ساحل پر لے گیا اور وہ سب سامان LILLIPUT کے بادشاہ کو دے دیا۔ آخر ایک لمبے عرصہ کے بعد گلیور اپنی سرزمین کی طرف لوٹ آیا۔

چونکہ گلیور کا کوئی مکان نہ تھا اس لیئے اس نے ایک دن ایک دوسرے بحری جہاز میں سفر شروع کیا اور دوبارہ اُسے وہی واقعہ پیش آیا کہ طوفان آیا اور بڑی مشکل سے مسافر ساحل پر پہنچے۔ اب مسافروں کو تازہ پانی کی ضرورت تھی۔ اس غرض سے جہاز کے کپتان نے گلیور اور چند آدمیوں کو پانی لانے کیلیئے بھیجا۔ گلیور کے ساتھیوں کو پانی نہ ملا اور وہ واپس آگئے۔ لیکن جب گلیور واپس لوٹا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ جہاز روانہ ہو چکا ہے۔ وہ بہت حیران ہوا کہ اب وہ کیا کرے۔ اسی اثنا میں ایک جن نے گلیور کا پیچھا کیا۔ گلیور جان بچانے کے لیئے مکئی کے کھیت میں چھپ گیا۔ اتنے میں کچھ اور بھی جن آگئے۔ ایک جن نے اسے اپنی انگلیوں سے اُٹھا لیا اور اسے دیکھ کر بہت حیران ہوا۔ کیونکہ گلیور ان کی نسبت کہیں چھوٹا تھا۔ وہ جن گلیور کو اپنی جیب میں ڈال کر کسان کے پاس لے گیا۔ کسان اسے دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ آخر گلیور کسان کے خاندان کے ساتھ اپنا وقت گزارنے لگا۔ کسان کی ایک لڑکی جس کا نام کلیچ (CLITCH) تھا اس کے ساتھ کھیلتی اور اس کو کھانا لا کر دیتی تھی۔

ایک دن کسان گلیور کو نمائش کے لیئے بازار میں لے گیا تاکہ اس کے ذریعہ روپیہ کمائے۔ لوگ اسے دیکھ کر بہت حیران ہوتے اور کسان کو پیسے دیتے۔ اس کے بعد کسان نے گلیور کو بادشاہ کے پاس لے جانا چاہا تاکہ بادشاہ بھی اسے دیکھ کر انعام دے۔ اس غرض سے کسان اور اس کی لڑکی گلیور کو لے کر بڑے مؤدبانہ طریق سے بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب بادشاہ اور ملکہ نے گلیور کو دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئے اور اُسے خرید لیا۔ اب کسان، لڑکی اور گلیور بادشاہ کے ساتھ محل میں رہنے لگے۔ کچھ عرصہ گزرنے پر گلیور کو گھر کا خیال آیا اور اُس نے گھر واپس جانا چاہا۔ ملکہ بھی اب اسے کچھ تنگ کرنے لگی تھی۔ ایک دن اس نے اسے کریم کی ڈبیہ میں پھینک دیا۔ پھر کسان کی لڑکی نے اُسے وہاں سے نکالا۔ ملکہ نے گلیور کے لیئے ایک بکس بنوا رکھا تھا جس میں گلیور رہتا تھا۔

گلیور وہاں بہت خوش تھا لیکن اب اس کو گھر کی یاد ستا رہی تھی۔ چنانچہ وہ وہاں سے فرار ہونے کا کوئی راستہ تلاش کرنے لگا۔ ایک دن بادشاہ،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکہ اور گلیور سمندر کے ساحل کے نزدیک ایک محل میں گئے۔ دورانِ قیام ایک روز گلیور نے بادشاہ کو کہا کہ میں سمندر پر جانا چاہتا ہوں اس لئے میرے ساتھ کوئی آدمی بھیج دیں۔ چنانچہ ایک چھوٹا سا لڑکا گلیور کا بکس اٹھا کر اسے نیچے لے گیا۔ گلیور کوشش کر رہا تھا کہ وہ کسی طرح بھاگ جائے۔ اسی دوران چھوٹے لڑکے نے گلیور سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد ایک باز آیا اور اس بکس کو اٹھا کر (جس میں گلیور تھا) ہوا میں اڑ گیا اور سمندر میں جا کر بکس کو پھینک دیا۔ آخر بکس تیرتا ہوا ایک جہاز کے قریب پہنچا۔ گلیور اس جہاز میں سوار ہو کر اپنے ملک پہنچ گیا۔ اور اب وہ بڑا خوش تھا۔

(انگریزی سے ترجمہ)

ورزشی مقابلہ جات

الفرادی مقابلے:۔

دوڑ سو گز۔ لمبی چھلانگ، ثابت قدمی۔ دوڑ دو سو گز۔ دوڑ تین ٹانگ۔ نشانہ غلیل۔ (دو معیار ہوں گے)

اجتماعی مقابلے:۔

فٹ بال۔ کبڈی۔ جھنڈا دوڑ۔ میرو ڈبہ۔

(۱) ہر ٹیم گیارہ اطفال پر مشتمل ہوگی۔ ریفری کا فیصلہ ماننا ضروری ہوگا۔
(۲) اطفال کی عمر کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک علیحدہ کمیٹی مقرر ہوگی۔
(۳) اجتماعی مقابلے بلاک وار ہوں گے نگران صاحب بلاک اپنے حلقہ سے کھلاڑی منتخب کریں گے۔
(جھنڈا دوڑ کی ٹیم ۱۴ اطفال پر مشتمل ہوگی)

بلاکس کی تقسیم:۔

(۱) محمود بلاک:۔ ربوہ کی مجالس (نگران: ناظم صاحب اطفال ربوہ)
(۲) ناصر بلاک:۔ راولپنڈی ڈویژن۔ سرگودھا ڈویژن۔ آزاد کشمیر۔ (نگران: خالد محمود سدھو)
(۳) خالد بلاک:۔ لاہور ڈویژن۔ ملتان ڈویژن۔ (نگران: نصیر احمد ورک)
(۴) طارق بلاک:۔ بہاولپور ڈویژن۔ صوبہ ہائے سندھ، سرحد و بلوچستان۔ (نگران: منصور احمد مبشر)

منتظم ورزشی مقابلہ جات
(سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

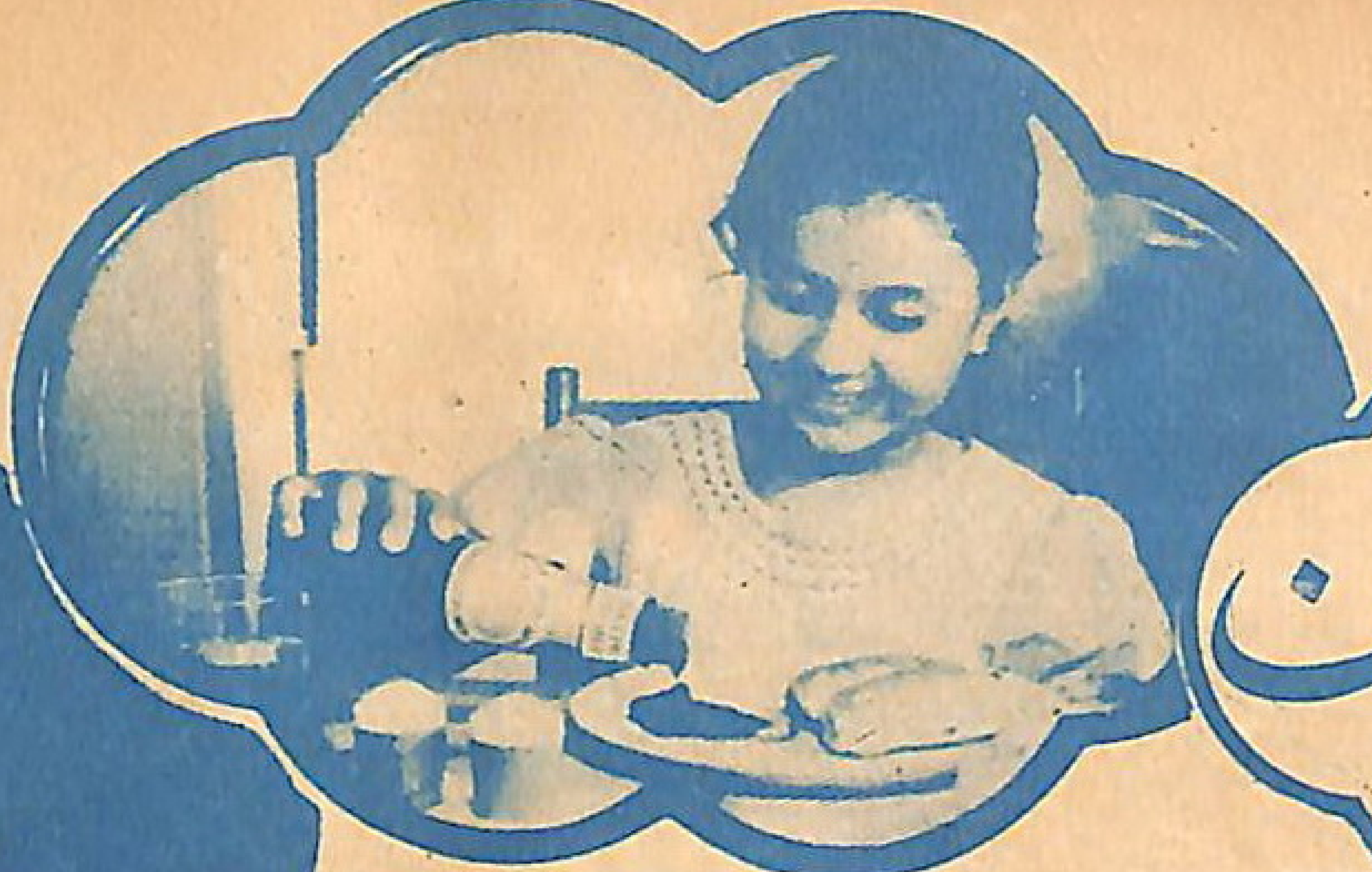

شیزان

ک بار نہیں سو بار نہیں
ں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے
سب سے مزے دار

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - بند روڈ - لاہور

Monthly TASH-HEEZ-UL-AZHAN Rabwah

Regd. No. L7128 *Editor:* NASEER AHMAD QAMAR October 1979

Digitized by Khilafat Library Rabwah

* سمن برگ * سمن زار و رحمان آباد

ہاؤسنگ سکیموں کی شاندار کامیابی کے بعد اٹلس انٹرنیشنل کی جانب سے جدید دور کی عمدہ سہولیات سے آراستہ ایک اور

عظیم الشان رہائشی منصوبہ

الحمرا ٹاؤن

ایل ڈی اے سے منظور شدہ

محلِ وقوع

یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ۱½ میل کے فاصلے پر۔

پلاننگ

جدید ترین تکنیک سے آراستہ و مغربی طرز رہائش کے معیار کے مطابق

بینک

مسلم کمرشل بنک۔ وحدت روڈ۔ لاہور

نقشہ ملحقہ آبادی

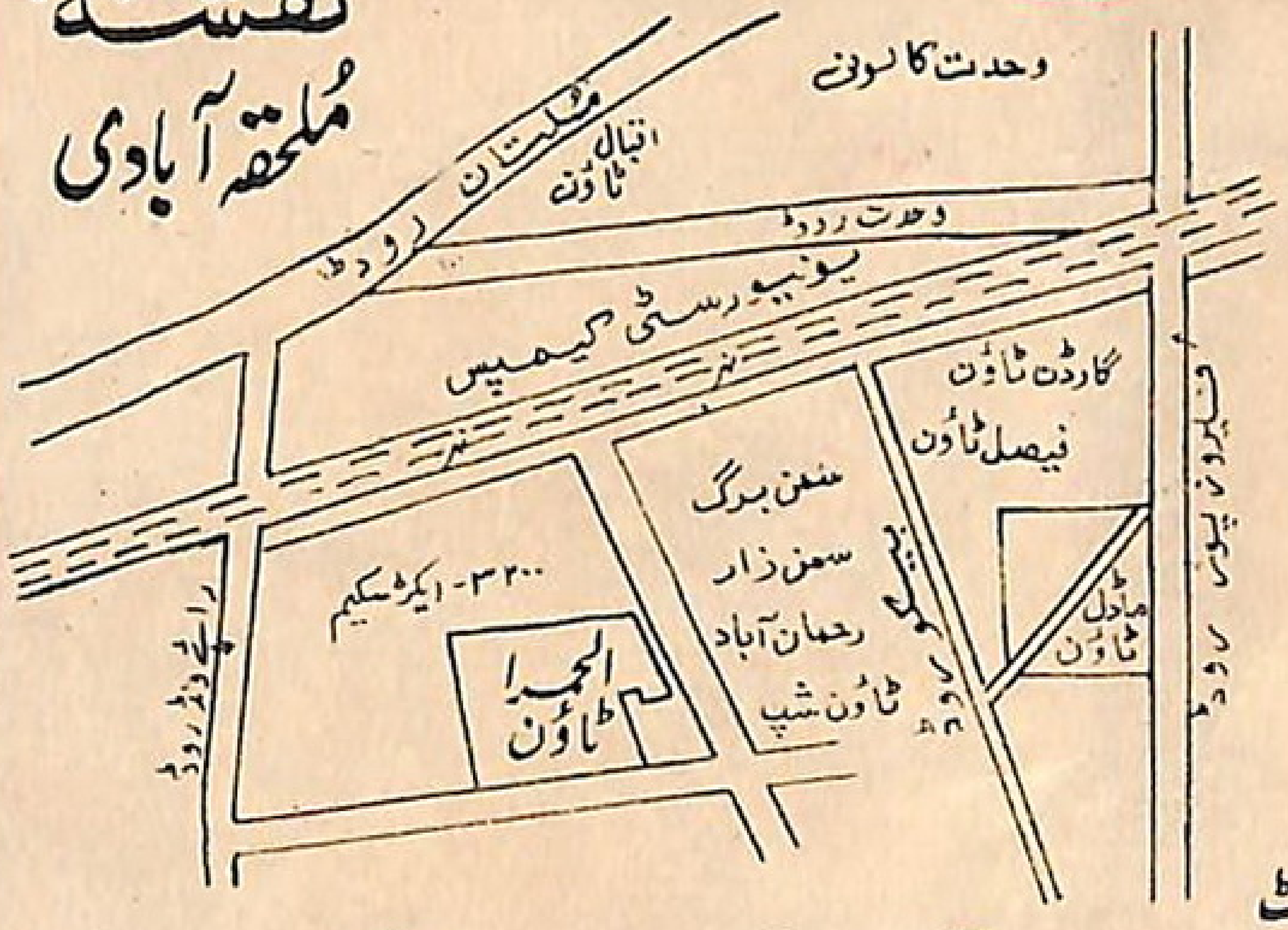

خصوصیات

- جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام
- تعلیمی و طبی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال
- سرسبز و شاداب علاقہ
- تفریح کے لئے پارک
- وسیع و عریض شاپنگ مرکز
- بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام
- مسجد ○ مہذب ماحول ○ کشادہ سڑکیں

بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ

پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کیجئے۔ دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا۔

اوقاتِ رابطہ: صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر — ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات — فون نمبر ۸۵۳۱۰۲

اٹلس انٹرنیشنل

فیض روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور

ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے

(صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا)